UNIVERSAL LIBRARY
OU-232845
UNIVERSAL LIBRARY

مفید خلائق

حسب الارشاد جناب معلّی القاب نوّاب لفٹنٹ گورنر بہادر
ممالک مغربی و شمالی

عنایت حسین نے تالیف کی

و منظوری جناب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن بہادر
ممالک مغربی و شمالی

الہ آباد
گورنمنٹ پریس مین چھاپی گئی

طبع اوّل ... ۵۰۰ جلد
قیمت فی جلد ۶ ؍
سنہ ۱۸۶۹ع

1st Edition, 500 Copies
Price per copy, 6 Annas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزارون شکر اور احسان اوس خالق انس و جان کو اور سپاس بیقیاس اوس
کریم کارساز اور قادر مطلق خالق برحق کو واجب ہی کہ جسنے اپنی عنایت
عمیم سے واسطے رہنمائی بنی نوع انسان مع جملہ ذکور و اناث کے چراغ ہدایت
اور تعلیم ذریعہ صراط المستقیم ہر ایک مذہب و ملت مین روشن کیا تاکہ ہر شخص ظلمت جہالت
سے نجات پاکر انوار تجلیات توحید سے شرف اندوز ہون اور کام دنیا اور دین کے
سلیقہ اور دانش سے انجام دین اور لاتعد منت اوس کبریاے برحق کو کہ جسنے
انبیاے علیہم الصلوٰۃ و التسلیم کو واسطے تبلیغ احکام ہدایت التیام کے مرسل فرمایا
اور خلائق کو چاہ ضلالت سے بتمسک عروۃ الوثقا باہر نکالا اور اپنی حکمت غامضہ
و قدرت کاملہ سے کشور ہندوستان کو مسخر و مطیع شاہنشاہ انگلستان کا بنایا تا باشندگا

ہندوستان جہل مرکب اور عادات ذمیمہ سے کہ جو موجب شر و فساد ہین نجات پاوین
اور جوہر دانش اور علم سے صفات حسنہ اور حیات ابدی حاصل کرین اور ہر طرح کی امن
و آسایش زینت اور آرایش پائین سبحان اللہ یہہ اوس **شہنشاہ** خیرخواہ **جناب**
ملکہ معظمہ ظل اللہ کی حمایت کا ادنی اثر ہی کہ ہر کوئی بیخوف و خطر ہی مور ضعیف
کو رتبہ سلیمان ہی شیر روباہ کا پاسبان ہی علم و ہنر کی فراوانی ہی ہنرمندون کی قدردانی
ہی دیکھو لا جلم اشتہار نمبر ۹/۷ (الف) مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۶۸ء جناب مستطاب معلی القاب
نواب ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی
دام اقبالہم نے جو درباب تالیف و تصنیف جاری ہوا ہی اس خاکسار ذرہ بیمقدار
عنایت **حسین** کو بکمال رغبت یہہ حوصلہ دلایا کہ کچھہ مطلب درباب رفاہ عام یعنی
تعلیم نسوان جمع کرون ہر چند اسقدر لیاقت اور فرصت نہین بارے مصداق آنکہ
برگ سبز است تحفہ درویش + اس مختصر مطلب کو جمع کیا اور اوپر ایک مقدمہ اور چار
فصل کے ختم کیا اور نام اسکا **مفید خلائق** رکہا سہ گر قبول افتد زہی عز و شرف
وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ +

مقدمہ بیچ ذکر زوال سلطنت سلاطین ماضیہ ہندوستان بسبب بیعلمی —
اور شکرگزاری گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایتون کی اور اپنا تجربہ دربارہ تحصیل علم
فصل پہلی بیچ بیان نقصان خاص و عام بسبب نہ پڑھنے جانے عورات ہند
کے دلائل عقلی اور نقلی سے **فصل دوسری** بیچ بیان لکھی پڑھی ہونے

فصل تیسری دربیان عورات سلف صالحین کے مذہب ہنود مین

فصل چوتھی تدبیر قوانین مکاتب نسوان شہر و اطراف خواندہ صالحین اہل اسلام وترغیب آنہا +

مقدمہ بیچ ذکر زوال سلطنت سلاطین ماضیہ ہندوستان بسبب بیعلمی اور شکرگزاری گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایات کی راہ اپنے تجربہ

دربارۂ تحصیل علم

کتب تواریخ ہنود سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک ہند مین قدیم سے چرچا پڑھنے اور لکھنے علم کا مرد اور عورتون مین اور اجرا ے مدارس مرد اور عورت کا شش دیگر اقالیم کے ازروے رواج و مذہب کے چلا آیا ہی اور سلاطین سلف مین قبل ظہور پرسرور یعنی اوتار سری مہاراج رام چندر جی و سری کرشن جی بعہد راجگان سورج بنسی و چندر بنسی تا راجہ جدشتر و بیر بکرماجیت و بکرمادت سے لیکر راجہ بھوج و پرتھی راج وغیرہ تک بخوبی جاری رہا بلکہ عورتین علم حاصل کرنے مین مردون پر فائق ہو جاتی تھین اور اکثر راجگان سلف ایسے ایسے عالی ہمت اور رواج دینے والے علم کے ہوئے کہ اپنے اپنے عہد دولت مین بہت سے مدرسے جابجا جاری کیئے اور بعض راجا تو اسقدر مصروف اس کار خیر تعلیم اور علم و ہنر کے تھے کہ جو اطفال پڑھنے لکھنے مین غفلت اور کاہلی کرتے وہ جب تک اچھی طرح پڑھ لکھکر لائق اور فائق نہو جاتے

تھے یا بجولان رکھے جاتے تھے اور قوم برہمن سے لیکر نیچ ذات تک اشٹ بت اور او پاشنا سے تمام واقف ہوتے تھے یو تھی بھگت مال سے یہ بات ثابت ہی اور راجہ بھرت کے عہد دولت مین تمامی رعایا خواص و عوام ذکور و انات پڑہی لکھی ہوتی تھی اور کوئی مرد اور عورت بے تعلیم نہ رہتا تھا چنانچہ پوتھی سکر یمنت بھاگوت مین صاف مرقوم ہی کہ مایادتی ۔ نے اپنے شوہر پرومن کو علم پڑہایا اور نیز جملہ اخلاق مرد عورت کے نہایت درست اور بہتر ہوتے تھے اور فراوانی ملک و دولت کی اس ملک ہندوستان مین روز افزون ہی اسی سبب سے جملہ امور سلطنت درست اور انتظام پذیر رہے اور حکومت اور انتظام ملک جیسا کہ چاہیئے سلاطین ماضیہ ہندوستان کو صرف بباعث ترویج علم کے حاصل تھا اسی تعلیم کے سبب سے بیشتر مرد اور عورت کی عقل نہایت صائب اور سلیم و دور اندیش ہوتی تھی اور بادشاہ بھی حقوق رعایا کے پہچانتے تھے اور مصروف رفاہ خلائق رہتے تھے اور اہالیان مملکت کے حقوق پر غور اور انصاف سے نظر کر کے وہ عنایتین مبذول کرتے تھے کہ جواب طریقہ اور شعار ہماری سرکار ابد پایدار انگلشیہ کا ہی ؛

بیان وفاداری فوج

علی ہذا القیاس جملہ ارباب دربار وجہ رعایا و برایا و سردار فوج بسبب علمیت کے حقوق اپنے بادشاہون کے بجان و دل بکمال نمکحلالی و وفاداری بجالاتے تھے اور نتیجہ اوس تعلیم اور عقل و دانش کا یہہ تھا کہ مدتہاے مدید تک کسی طرح کا زوال مملکت

مین اور نقصان سلطنت مین پیدا نہوا اور بسبب رواج علم کے آداب اخلاق
باہم خاص و عام یعنی فیمابین احبہ و بیجا بہت اچھی طرح درست اور قائم رہے
اور ہر آدمی بسبب علمیت و واقفیت کے موافق ضوابط و احکام دہرم شاستر کے
اپنے اپنے دستور پر ثابت قدم اور مستحکم رہا جبتک کہ سلاطین ہندوستان
کی توجہہ اوپر ترویج علم کے بخوبی رہی ہر خاص و عام مین علم شایع اور رائج ہوکر
تمامی امور بادانش و شعور نہایت خوش اسلوبی اور حسن سے انتظام اور سرانجام
پاتے رہے اور کسی طرح کا فتور امور مملکت اور قواعد سلطنت مین نہ آیا پھر جب کہ
بعض سلاطین مصروف عیش و عشرت و مبتلاے حظ نفسانی ہوگئے اور آئین
جہانداری و ضوابط رعایا پروری مین خلل آنے لگا ابواب حسنات مسدود ہونے
لگے رواج علم کا بسبب کم توجہی سلاطین کے کم ہوتا گیا کہ جس سے گلستان سلطنت
اور بوستان مملکت مین ہر طرف سے باد صرصر جہالت و حماقت چلنے لگی اور
رفتہ رفتہ آداب و اخلاق و ضوابط ہر خاص و عام مین فرق آگیا اور ترقی جہالت
کی روز بروز ہونے لگی اور قواعد امور مملکت ایسے ناقص اور خراب ہوگئے
کہ جنسے زوال سلطنت سلاطین ہند کا ہوگیا +

بیان آمد سلاطین اہل اسلام وغیرہ

انجام کار یہہ نوبت پونہچی کہ ہر جانب سے دشمنون نے قدم بڑھائے
یعنی گاہے نوشیروان بادشاہ ایران و گاہے مامون رشید بادشاہ خراسان و گاہے

امیر ناصرالدین سبکتگین وگکا ہے سلطان محمود غزنوی وگکا ہے سلطان مسعود وگکا ہے
شہاب الدین غوری وگکا ہے علاؤالدین غوری وگکا ہے سلطان شمس الدین
التمش وگکا ہے سلطان بہلول لودی وغیرہ نے اپنی اپنی ولایتون سے
آکر ہندوستان کو لوٹنا اور تاراج کرنا شروع کیا اور بزور شمشیر اوسے اپنے
قبضے مین لائے اور جیسا چاہا ویسا ہندوستان کو تہ وبالا کردیا سلاطین
ورعیت دونون تباہ اور برباد ہوگئے +

بیان نمکحرامی فوج ہندوستان بابت ۱۸۵۷ء

بیشک سلاطین ہندوستان کی عقل اور دانش بوجہ کم علمی لائق انتظام ملکداری وتدابیر
مقابلہ و دفعیہ مخالفین کے نہین رہی تھی اور اہالیان سلطنت نے بھی غفلت
اور حق فراموشی اپنے مالکون کی اختیار کی تھی اور نیز بعض رعایا اور فوج نے
بسبب بیوقوفی اور جہالت کے خداوندان نعمت سے کے ساتھہ بڑی بڑی بدسلوکیان
اور نمکحرامیان کین جیسا کہ فوج جہالت موج ہندوستانی نے ۱۸۵۷ء مین
اپنی پیشانی پر نقش نمکحرامی اور ٹیکا بیوفائی کا لگایا کہ قیامت تک نہ مٹائے
مٹیگا اور نہ چھٹائے چھٹیگا جیسی معزز و محتشم تھی ویسی ہی روسیاہ و بدنام ہوئی طرفہ
یہہ ہے کہ فوج نمکحرام بسبب جہالت و ناعاقبت اندیشی کے آپ تو دریاے نامرادی مین
ڈوبی مگر بہتون کو غریق بحر ذلت و پشیمانی کر گئی اِس غدر مین دوست اور دشمن کا
امتحان ہوگیا افسوس کیا شامت تھی اور کیسی جہالت تھی +

بیان احسان فراموشی کا

احسان فراموشی کسی دین مین روا نہین ہی اگر یہہ لوگ باعلم ہوتے تو یقین ہی کہ کچہہ تو حق و باطل مین تمیز کرتے اور سوچتے کہ کس بات پر ہم بگڑتے ہین اور کیون بیوجہہ روسیاہی اپنی کرتے ہین اور مجرم ہوتے ہین اور اس نمکحرامی کا انجام کار کیا ہی ایک دن مرنا ہی خدا کو کیا جواب دینگے سچ ہی جاہلون سے امید بہلائی کی نہ چاہیئے بقول سعدی سر انجام جاہل جہنم بود * کہ جاہل نکو عاقبت کم بود * سر جاہلان بر سر دار بہ * کہ جاہل بخواری گرفتار بہ *

بیان عنایت سرکار کا

ہان البتہ سلاطین ماضیہ ہندوستان نے تو بسبب عیش و عشرت کے ایسی غفلت کی کہ جسکے سبب سے رواج علم کم ہوگیا اور جہالت بڑہتی گئی اور افلاس محتاجی کاہلی اور بیعلمی باشندگان ہندوستان کا تمغہ موروثی ہوگئی کہ باوصف تحریک سرکار انگلشیہ ابتک علم و ہنر نہین سیکہتے اور ویسا ہی جہالت کی اپنے دلون سے نہین دور کرتے لڑکے لڑکیون کی تعلیم مین اچہی طرح سے مصروف نہین ہوتے ہماری گورنمنٹ انگلشیہ نے قدیم سے ایسی ایسی توجہہ باطنی اور امداد اور دستگیری فرمائی ہی کہ اوسکا ہزار زبان سے بھی شکر ادا نہین ہوسکتا یعنی سوا ان عنایتون اور مہربانیون کے صرف ترویج علم مین کس کس طرح کی کوشش فرمائی ہی کہ لاکہو کرورون روپیہ مصارف مدارس کے لیئے صرف ہوتا ہی اس ترحم شاہانہ کا

بلا شک یہی منشا ہی کہ جملہ رعایاے ہندوستان چہ عورت وچہ مرد خرد و کلان خاص و عام تاریکی جہالت سے پاک صاف ہوکر دولت علم کے صاحب دانش اور فراست ہوجاوین اور جوہر انسانیت اور سلیقۂ آدمیت کا حاصل کرین اور مثل باشندگان یورپ و دیگر اقالیم کے یہہ بھی صاحب عقل و شعور ہوکر خاطر خواہ ترقی اور شرف اور عزت حاصل کرین اگرچہ نتیجہ اس حکم کا ظاہرا خلائق ہندوستان کو مل چکا ہی یعنی جن لڑکون نے مدرسون مین داخل ہوکر پڑہنا لکہنا سیکہا تہوڑی سی مدت مین مراتب اعلی کو پہنچے کوئی اون مین سے منشی ہوا اور کوئی بابو کہلایا اور کوئی صدر الصدور اور کوئی ڈپٹی کلکٹر اور رات دن اس ملک ہندوستان کے باشندگان پر انواع انواع کی عنایتین مبذول ہین +

بیان شکر گزاری

ای صاحبو ہندوستان کے باشندو خوشا نصیب تمھارے چاہیئے کہ ہمیشہ کمال عجز اور فروتنی سے درگاہ خداوند حقیقی مین سجدے شکر کے بجالاؤ کہ حق تعالی نے تمکو اپنے کرم خاص سے ایسی سرکار فیاض کے ظل حمایت اور سایۂ عنایت مین تفویض کیا کہ رات دن بہمہ وجوہ وہ تمھاری بھلائیون اور فلاحون کی خواہان اور جویان رہتی ہی اور ہمیشہ تمھاری افزایش آرام و عزت اور مال اور علم اور عقل اور طرح طرح کی بہتری منظور نظر خاص رکہتی ہی اور منشا ہر ایک تدبیر اور تجویز کا صرف تمھاری آسایش و پرورش ہی اب غور کرنا چاہیئے کہ گورنمنٹ

انگلشیہ نے اپنے عہد دولت مین بہت سی تجویزین واسطے فلاح وآرام اور ترقی ہم لوگون کے جاری فرمائین مگر ہم لوگ از راہ اپنی نادانی خواہ نخواہ ابتداے ترویج تجویزین کہ جو سراسر اس ملک کے باشندون کی آرام اور بھلائی کیواسطے تجویز ہوتی ہی کچھہ نکچھہ نقص باطل اور اعتراض لاطائل اپنے وسواس بیہودہ سے بجاے شکر کے زبان پر ہمیشہ لاتے ہین اور انجام کو اوس سے فوائد حاصل کرتے ہین باوجود اسکے سرکار باقتضاے اپنی دریادلی اور عالی ہمتی کے ہماری تقاریر باطل کو ہماری نادانی پر قیاس فرما کر عنایت سے ہاتھہ بخشش کا نہین اوٹھاتی +

بیان اعتراض باطل

اب مقام غور ہی اور جاے انصاف کہ جب سرکار حشمت مدار نے اسکول واسطے لکھنے پڑھنے لڑکون کے ہندوستان مین جاری فرمائے اور جابجا مواقع مناسب پر ترغیب واسطے لکھانے پڑھلانے لڑکون ہمارے ہموطنونکو دی گئی تو کیا کیا گفتگو سالہا سال ہوتی رہی بلکہ ہنوز باقی ہی آپس مین کہین یہہ چرچا ہوتا تھا کہ صاحب یہہ اسکول واسطے کرشتان کرنے لڑکون کے بنائے ہین جب لڑکے ہمارے اسمین پڑہ جاوینگے تو وہ ہمارے دین سے پھر جائینگے اور برادری مین موجب طعن وتشنیع ہوگا اور کوئی شخص یہہ عقلمندی خرچ کرتے تھے کہ ابھی دین مذہب سے تو سرکار کچھہ مزاحمت نہ کریگی مگر جب

کچھہ اپنا علم پڑہا لیگی تو اوسوقت ہمارے لڑکے کرشٹین ہو جاوینگے اور کچھہ لوگ
جو زیادہ اپنے آپ کو عقلمند جانتے تھے آپس مین ایک دوسرے کو متنبہ
کرتے اور کمال درد سے یہہ نصیحت فرماتے کہ بہول کر اسکول مین لڑکون کو
نہ پڑہوانا اور کوئی پیشہ اور کام سکہانا بہتر ہی مگر کالج مین پڑہوانا باعث بربادی
دین وایمان کا ہوگا غرض طرح طرح کی بیہودہ اٹکل پچو خبط کی وحشت انگیز باتین
طبعزاد بنا بنا کر شہرت دیجاتی تہین واہ رے جہالت بقول شخصے مصرعہ
پرورش ایسی ہو اور جسکا صلہ ایسا ہو + اور کسی نے کسی کی فہمایش پر کم
خیال کرکے اور اپنا دل پکا کر کے اپنے لڑکے کو جو اسکول مین واسطے پڑہانے
علم انگریزی وغیرہ کے بھیج بھی دیا تو اکثر مورد طعن خویش واقارب ہوا اور
عورتین تو بلاشک ازراہ جہالت کے اسکول مین جو لڑکا پڑہنے جاتا تھا
اوسکو بالکل کرشٹین ہی جانتی تھین +

احوال راقم

مجھے خوب یاد ہی کہ مدت زیادہ تیس برس سے گذری کہ جب آغاز مدرسہ
بریلی کا ہوا تو میرے والد نے مجھے بھی واسطے پڑہنے علم انگریزی کے
سپرد پادری مستر روس صاحب اور کندن لال ماسٹر کے کیا تو اکثر لوگ
اعتراض کرتے رہے اور بعض بعض جاہل والد راقم سے ازراہ جہالت
اور تعصب روبرو اگر کہتے تھے کہ آپ کو کیا مناسب تہا کہ آپنے لڑکا اپنا مدرسہ

انگریزی مین بھیجا غرض کہ اونکے جواب مین بجز سکوت کیا چارہ تھا بمصداق مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی * اور والد راقم ہرچند بکمال نرمی فہمایش کرتے اور یہہ جواب دیتے کہ ای صاحبو انصاف شرط ہی کہ ملک ہندوستان مین عربی اور فارسی اور اُردو قدیم سے جاری تھی اور کوئی باشندہ ہندوستان کا بجز علم سنسکرت کے زبان بھاشا و ٹھیٹ ہندی وغیرہ کے سوا دیگر علم اور زبان نہین جانتا تھا جبکہ بادشاہان اسلام اپنی اپنی ولایتون سے ہندوستان مین آئے اور اپنی زبان عربی اور فارسی اُردو وغیرہ جاری کی کہ جو تمامی ساکنان ہندوستان مین مروج ہی اور بہت ہنود علم عربی فارسی وغیرہ مین کامل الاستعداد ہوئے اور اپنے دین و مذہب پر قائم چلے آتے ہین بادشاہ وقت کی زبان سیکھنے سے بہبودی اور ترقی ملک کی ہوتی ہی اور بہتون نے بوسیلہ زباندانی کے عمدہ عمدہ منصب اور رتبے حاصل کیئے اور کسی طرحکا نقصان مذہبی متصور نہوا یعنی کوئی ہندو بسبب حاصل کرنے علم عربی اور فارسی کے مسلمان نہوا یہی حال سرکار انگلشیہ کے علم اور زبان کا ہی پس بہرحال زبان انگریزی مثل زبان شاہان ماضیہ کے اگر رائج ہو تو کیا قباحت ہی کسو اسطے کہ بادشاہ وقت کا علم اور زبان لائق عزت اور تعظیم کے ہی اور رعایا پر واجب ہی کہ بخوشی و رغبت اس علم کو سیکھے اور ذریعہ اپنی فلاح کا سمجھے کہ تحصیل کرنا علم کا شرعًا جائز ہی اور اس مقدمے مین فتوی بھی ہو چکا ہی تاہم بعضے لوگ قیل و قال

لاطائل کرتے ہین القصہ بسبب وفات والد کے یہہ خاکسار تو اوس وقت سے محروم رہا مگر اکثر طلباے ہمعصر میرے مستفیض علم انگریزی سے ہوئے اور بہت اون مین سے مراتب اعلی کو مثل مولوی خیرالدین احمد خانصاحب بہادر میرے ہم مکتب کے پہونچے پھر جب سے صدہا بلکہ ہزارہا طلبا صرف مدرسہ بریلی سے پڑہ پڑہ کر کیسے کیسے مرتبون کو پہونچے کہ کبھی اونکے آباواجداد کو خواب مین بھی وہ مرتبہ نملا تھا اب تو آنکھین اعتراض کرنیوالونکی کھل گئی ہونگی اگر بےانصافی ہی تو اب بھی چشم انصاف نہ کہولینگے مگر اون حضرات سے ضرور یہہ سوال کیا جاتا ہی کہ فرمایئے انگریزی پڑہنے والے جنھونے اسکولون مین انگریزی پڑھی اور لکھہ پڑہ کر لائق اور فائق ہوگئے اون طلبا مین سے کسقدر کرسٹان ہوگئے باوصف گورنمنٹ انگلشیہ کی اس پرورش نمایان کے اب تک ہمارے ہموطن چشم انصاف نہین کہولتے اور پنبہ غفلت گوش ہوش سے نہین نکلتے اور دریاے جہالت سے ساحل ہوشیاری پر نہین آتے سنہ ۱۸۶۴ع مین جناب **مسٹر اورک مکنزی ایڈورڈس صاحب بہادر** سابق کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع بریلی دام اقبالہ نے بنظر رفاہ عام ازراہ ترحم اندھے محتاجون کی پرورش اور پناہ کیواسطے **بلائنڈ اسائلم** یعنی شفاخانہ اندھونکا مقرر کیا اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے انتظام مجوزۂ صاحب ممدوحکو جس سے اندھے اپاہج گلی کوچے کی ٹھوکرون سے اور گدائی سے نجات پاکر غذا

اور دوا سے آسایش پاوین بخوشی تمام منظور فرمایا جس وقت بلائنڈ اسیلم
کی ایک عمارت نفیس بصرف ہزار ہا روپیہ کے تعمیر ہوئی اور حکم عام واسطے داخل
ہونے اندہون کے جاری ہوا اوسوقت ہر قوم کے اندھے اپنی اپنی اٹکل
سے ازراہ کور باطنی اوسی راہ چلنے لگے جس اندھے سے حال بلائنڈ اسیلم
کا جو صریح واسطے آسایش اونکی کے بنایا گیا تہا کہا جاتا یہ ایک اندہا بقضاے جہالت
اور نافہمی ایسی اپنی جاے پناہ کو اپنا حق مین مضر جھکر یہہ کہتا تہا کہ یہہ
محتاج خانہ واسطے کرشٹان کرنے اندہون کے سرکار نے بنایا ہی اپنا کہنا
کہلا کر کرشٹان کریگی فوج جہالت موج تو پیٹ بھری تھی جو کارتوس پر سنہ ۱۸۵۷ع
مین اتہام لگا کر دنیا سے روسیاہ ہوکر معدوم ہوگئی لیکن ان اندہون محتاجون کی
اس بے اٹکل ٹٹول پر غور کرنا چاہیئے بقول شخصے کہ مینڈکی کو بھی
زکام ہوا ہماری سرکار کو کسی وقت ساتھہ اپنی رعایا ہنود اور اسلام کے کچھہ
تعصب نہین ہوا اور جب اوسنے آنکھہ والون کو کرشٹان کرنا منظور نہ رکھا
تو اندہون کے کرشٹان کرنے مین دین مسیحی کو کونسی منفعت اور رونق حاصل
ہوگی القصہ جب قریب ایک سال کے یہہ شبہہ باطل اندہون کے دل سے
نہ گیا اور صاحب ممدوح الوصف کی رعایت اور رحم دلی اور خدا ترسی جو صرف
واسطے پرورش اور رفاہ کے تھی دل سے مصروف حال اون معذورون کے
رہے انجام کار یہہ نتیجہ دکہلایا کہ وہ خیال باطل اور نقص عام ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع کو اندہو

دلون سے بالکل دور ہو گیا اور اندہے خوب راحت اور آسایش حاصل
کرنے لگے اور اکثر غیر ضلعون سے بھی اندہے آئے اور اونھون نے
یہان سے علاج مناسب سے باستعمال ادویہ مجربہ راقم صحت پائی اور اونکو
اقسام کی دستکاریان مثل چلون بافی و شطرنجی بافی و صناعی بید اور ڈہول گرنہ بنا
سکہائی گئین اب رات دن دے سے ترقی ملک و دولت سرکار مین بدل مشغول
ہین یہہ نقص بھی نتیجہ جہالت کا تہا اگر یہہ اندہے جاہل نہوتے تو ضرور سمجہہ
لیتے کہ جسحالت مین بینا لوگون کو سرکار گرسٹان کرنا منظور نہین فرماتی پس
ہم اندہون کو گرسٹان کرنے سے کونسا فائدہ ہی اور یہہ خاکسار بھی بسبب
قدردانی حکام خصوصاً مہربانی صاحب ممدوح کے اس امر خیر و رفاہ عام مین بمصداق
قول **سعدی** اگر بینم کہ نابینا و چاہست ؛ اگر خاموش بنشینم گناہست
ہمہ تن ایسا مصروف ہوا کہ بعنایت الٰہی اقبال لایزال سرکار ذوالاقتدار اور اپنی
تدبیرون سے اور محنتون سے اوسمین کامیاب ہوا اور بوجہہ قدرشناسی حکام
ضلع یعنی جناب صاحب کلکٹر بہادر پیشگاہ جناب معلی القاب عالم پناہ فلک بارگاہ
جناب **نواب لفٹننٹ گورنر بہادر** ممالک مغربی و شمالی دام اقبالہم
سے بعطاے اسناد متواترہ و تحسین و آفرین زبانی باجلاس دربار گورنری واقع
۱۱ ماہ فروری ۱۸۶۷ء مقام آگرہ باعزت حاصل کی اور مفصل حال ملاحظہ کتاب
چشمان فیض سے کہ راقم نے تالیف کی ہی واضح ہوگا فقط الٰہی عزیزو ہم تو سمجہانے

دیتے ہین ماننا نہ ماننا تمھارا کام ہی مصرعہ بر رسولان بلاغ باشد وبس ٭ وہم
وسوسہ اس کو دل سے دور کرو بقول شخصے وہم کی دوا لقمان کے
پاس بھی نہین ہی ٭

التماس راقم

جو صاحبان عقل وانصاف ہین اونکی خدمات عالیہ مین یہہ التماس ہی
کہ ازراہ غور اس تقریر کو جو یہہ فقیر حوالہ تحریر کرتا ہی بگوش دل سنین اور جو میرے
التماس مین کچھہ نقص وقباحت ہو اوسکو بنظر عفو اصلاح فرمائین ای صاحبو ملک
ہندوستان کے باشندو جسحالت مین گمان تمھارا نسبت تعلیم لڑکو نکے غلط نکلا
یعنی برخلاف تمھارے وہم وخیالات کے وہ لڑکے جنھون نے کالجون مین
انگریزی پڑھی تھی اونھین کالجون سے اور علمون مین بھی مثل عربی وفارسی واردو
وسنسکرت ناگری ہندی ہیئت ہندسہ حکمت جر ثقیل ریاضی تاریخ جغرافیہ
منطق وغیرہ کے ماہر ہوگئے اور آداب واخلاق اونکے ایسے اچھے ہوگئے
کہ جنسے باپ دادون کے نام روشن ہوگئے اور اونکی بول چال نشست
برخاست لباس پوشاک آداب واخلاق ایسے عمدہ ہوئے کہ اونکے والدین
کی عزت بلکہ فخر خاندان ہوگئے اور ہمچشمون مین بھی صاحب عزت اور توقیر ٹھہرے
اور سرکار سے بدولت اوس علم کے اونکو کیسے کیسے عمدہ عہدے اور ممتاز خدمتین
مشاہرہ بیش قرار مناصب ہمنشینی وہمکلامی حکام حاصل ہوئے اور اب بھی

ہمیشہ ترقی عہدہ و افزونی مشاہرہ منصب و عزت حاصل ہوتی جاتی ہی اور کیسے
اچھے مکان رہنے کو نفیس نفیس غذائین کھانے کو ستھرے ستھرے لباس
پہننے کو بہتر بہتر سواریان چڑہنے کو روپیہ پیسا خرچ کرنے کو میسر ہوا اپنے
ہم وطنون اور ہمچشمون مین ممتاز ٹھہرے اور بکمال فراغبالی سب دین و دنیا کے
کام آراستہ کیئے یہہ صرف تصدق سرکار حشمت اقتدار کی عنایت کا ہی اب
تہ دل سے وہ طلبا شکرگزار عنایتون سرکار کے ہین کہ جسکے سبب بعیش
تمام گذران کرتے ہین یقین ہی کہ اونکو بجز رنج بعلمی عوام کے کہ جنکی صحبت
ناگزیر ہی اور کوئی رنج نہوگا اور والدین اون طلبا کے کہ جنکی اولاد نے افلاس
اونھون کا صفحہ روزگار سے مانند حرف غلط یک قلم مٹا دیا کیسی دعائین
ترقی ملک و دولت سرکار انگلشیہ کی رات دن کرتے ہونگے اور جن لوگون
نے جھوٹھی بندشین اور اہتمام باندہ کر اپنی اولاد کو فیض تعلیم سے محروم رکھا
وہ پڑھے لکھے لوگونکی آرام و فراغت دیکھکر کیا کیا غصے اور غضب سے اپنی
بے تمیزی پر پشیمان اور شرمندہ ہوتے ہونگے اور اپنے جی مین کہتے ہونگے
کہ افسوس ہمنے کیون اپنی اولاد کو کالج مین تعلیم نہ کرایا کہ آج ہمکو بھی یہہ عزتین
اور راحتین حاصل ہوتین اور اونکی اولاد بھی جو اپنے والدین کی حماقت سے
محروم رہی اپنے ہم عمر ہمجنس اور ہموطن بھائی بندون پر جو بدولت تعلیم کے
مراتب اعلی کو پہنچے کیا کیا رشک نہ کرتے ہونگے اور جسوقت اپنی عسرت معاشکہ

اور تباہی مال اور جہالت پر غور کرتے ہونگے تو کیا ماں باپ کے حق میں بددعا
نہ دیتے ہونگے کہ افسوس علم کو برا جانکر ہمکو مدرسہ انگریزی میں تعلیم نہ کرائی اور اس
دولت سے محروم رکھا کیوں صاحبو سچ ہی کہ نادان دوست سے دانا دشمن
بہتر ہوتا ہی کس واسطے کہ جاہل انجام کار کو غور نہیں کرتا مصرعہ مرد آخر بین مبارک
بندہ ایست +

بیان رواج علم بعہد سلاطین اہل اسلام

واضح ہو کہ ہندوستان میں بعہد سلاطین اہل اسلام رواج درس و تدریس تا عہد سلطان اورنگ زیب عالمگیر جاری رہا اور عہد عالمگیر سے لیکر تا بعصر دیگر سلاطین بباعث ظہور انواع فتنہ و فساد کمی ہوتی گئی اور سلسلہ تعلیم علوم کا بند ہو گیا اور اگر کہیں جاری بھی رہا تو قدر دانی اوسکی جیسی چاہیئے ویسی نہوئی بارے خدا کے فضل سے جب سے یہہ ملک سرکار گردون وقار انگلشیہ کے قبضے میں آیا تب سے یہہ ملک ہندوستان جنت نشان مہد امن و امان ہو گیا کیونکہ کمال فیاضی اور دریا دلی سے باقتضائے بلند ہمتی تمامی ممالک محروسہ میں بصرف زر خطیر سررشتہ تعلیم کا جاری فرمایا اور عمدہ عمدہ فاضل ولایت سے انگریزیدان و فضلائے عربی و فارسی مدارس میں مقرر کیئے جنکی تعلیم سے سال بسال ہزاروں طلبائ بتصدق جناب ملکہ معظمہ اور بکوشش و عرقریزی افسران سررشتہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور تاریکی جہالت کی ہندوستان سے وقتاً فوقتاً رفع ہوتی جاتی ہی جو

غفلت سے نقصان ہوا وہ ہوا آیندہ ترویج علم مین ہر خاص و عام پر واجب ہی کہ کمر
ہمت کی باندھے اور دفع جہالت مین بدل مصروف ہو جاے جبکہ یہہ بات ثابت
ہوئی کہ اعتراض کرنیوالونکا گمان غلط تھا اور پڑھنے لکھنے کا فائدہ جو طلبا کو
حاصل ہو لیسینے ملاحظہ کرلیا تو اب چاہیئے کہ کمال خوش اعتقادی سے اپنی
اپنی اولاد کو لڑکے ہون خواہ لڑکیان علم سے محروم نرکھین اور جو تدبیرین واسطے
بھلائی ہم لوگون کے سرکار سے جاری ہون اونکو بغور سوچین اور سمجھین اور
اناپ شناپ جھوٹی باتین دل سے بناوین اب بھی بہت لوگ ایسے ہین کہ وہ
فائدہ علم کا اپنے اور اپنی اولاد کیواسطے حاصل نہین کرتے اور غفلت سے
لڑکے لڑکیون کو مدارس مین پڑھانا معیوب جانتے ہین اور ایسی دولت لازوال
سے ناحق محروم رکھتے ہین انجام کار پشیمان ہونگے اس محل پر ایک نقل
مناسب حال جو اس حقیر نے ایک کتاب مین دیکھی ہی بیان کیجاتی ہی نقل ہی
کہ شیطان ملعون ایک روز کسی دریا کنارے تخت پر بیٹھا اجلاس کر رہا تھا اور چاروں طرف
سے اوس شیاطین زیر فرمان اوسکے آ آکر اپنی اپنی کارگزاری کی خبرین سناتے
تھے کہ آج ہمنے فلانے بنی آدم سے خون ناحق کرادیا اور آج فلان شخص سے
زنا کرادیا اور فلانے شخص سے جھوٹھ بلوادیا غرض باستماع اخبار ضلالت و
جہالت کے مسرور ہوتا جاتا تھا اور موافق اونکی کارگزاری کے اپنے تابعدارونکی
قدر دانی کرتا جاتا تھا کہ اسمین ایک شیطان نے آکر یہہ خبر سنائی کہ آج مین نے

فلانے لڑکے کو کھیل میں ایسا مشغول کیا کہ وہ لکھنے پڑھنے سے باز رہا اور
مکتب کو نگیا بمجرد سُننے اِس خبر کے بکمال فرحت و مسرت شیطان علیہ اللعن
اپنے تخت پر سے اوتر آیا اور بتعظیم و تکریم اُس شیطان کو گلے لگا کر تخت پر
برابر اپنے بٹھایا اور بہت قدر و منزلت کے ساتھہ انعام و خلعت سے سرفراز
کیا تمام شیاطین حضار دربار نے براہ حسد کہا کہ ہمنے بہت بہت کار نمایان کیے ہیں
اونکا اسقدر انعام نملا کہ جو مکتب سے ایک لڑکے کے بہکا دینے کو عنایت ہوا
جواب دیا کہ البتہ تمھاری کارگزاری میں شک نہیں لیکن اس شخص نے بنیاد بہت سی
اور فساد کی اور گناہونکی گویا قائم کی ہی یعنی اگر یہہ لڑکا بیعلم رہیگا تو مطیع ہماری
مرضی کا ہوگا اور بسبب بیعلمی کے کچھہ خیر و شر میں امتیاز نکر کے مرتکب انواع جرائم
و نافرمانی کا ہوتا رہیگا اور اگر پڑھہ جاتا تو راہ مستقیم اختیار کرتا اور میرا دشمن ہوتا

بیان خلاف مذہب سمجھنا لڑکیونکے پڑھانیکو

اہے صاحبو اس مقام پر خوب تامل سے غور فرماؤ کہ لڑکے لڑکیونکے نہ پڑھانے
سے کیسا بھاری نقصان دنیا اور دین کا ہوتا ہی اس زمانہ میں بسبب پڑھنے
لکھنے کے ہر کوئی کو سیطرحکی راحت جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا بفضل خداوند حقیقی
و عنایت گورنمنٹ حاصل ہوئی مگر صحبت عورات جاہل سے اونکو نجات نہیں
ملی ہی اور صحبت جاہل کی بقول سعدی سانپ سے بھی بُری ہی بیت تراژدہا گر بود
یار غار * ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار * زجاہل حذر کردن اولی بود * کزو

ننگ دنیا و عقبیٰ ہیہ د. عاقل کو ناگوار ہوتی ہی بالفعل ہندوستان مین دستور
ہی کہ عورت کے پڑہانے لکہانے کو بعض لوگ معیوب جانتے ہین حالانکہ
پڑہانا لکہانا نسوان کا عین مصلحت اور خلاف رواج اس ملک اور دیگر اقالیم کے
نہین ہی لیکن جب ذکر تعلیم نسوان کیا جاتا ہی تو اس ملک کے اکثر لوگ بکلی
سے متوجہہ نہین ہوتے اور جو دریافت کیجیے کہ کس وجہہ سے لڑکیون کو
نہین پڑہواتے تو اوئی جواب معقول نہین دیتا کوئی شخص جاہل یہہ کہتا ہی
کہ اس ملک مین قدیم سے رواج لڑکیون کے پڑہانیکا نہین ہی اور کوئی صاحب فرماتے
ہین کہ لڑکیون کا پڑہانا مذہب ہنود مین درست نہین اور کوئی یہہ بتاتے ہین کہ شرعیت
سے لڑکیون کے پڑہانے لکہانے کا حکم نہین ہم کیونکر پڑہاوین جب اون
صاحبون سے یہہ کہا جاتا ہی کہ لڑکیون کے پڑہانیکا رواج کب سے ہندوستان
سے جاتا رہا اور آپ نے کس تواریخ مین دیکھا یا کسی سے سُنا ہی بتلائیے اور
کون سے پنڈت صاحب نے کس پوتہی کے کون سے اشلوک سے بیوستہ
امتناع تعلیم عورات کا جاری کیا ہی اور کون سے مولوی صاحب سے مسئلہ یا فتویٰ
عورتون کے نپڑہائے جانیکا معلوم ہوا تو اس بات کے جواب مین بہت خفا ہو کر
بعض بعلم لڑنے کو طیار ہو جاتے ہین اور کہتے ہین کہ تمنے کیا مذہب عیسائی
اختیار کر لیا ہی غرض کہ مطابق قول حکما کہ نادان کی سخت بات سے رنجیدہ ہونیوالا
بھی نادان ہی بمنت و دلجوئی وار اونکی شمشیر غضب کا سپر صبر و حلم پر لیکر منت خوشامد سے

سمجھایا جاتا ہی اور بصراحت حال نفع اور نقصان جہالت نسوان اونسے عرض کیا جاتا ہی مگر وہم و وسوا اس اسقدر دلون پر کالنقش فی الحجر ہورہے ہین کہ پنبہ غفلت کو گوش ہوش جہالت سے نکالکر اس حق بات کو نہین سُنتے کہ نہ پڑہانے سے لڑکیون کے کیسی کیسی خرابیان اور نقصان اور زیر باریان اور دل آزاریان اور بے انتظامیان پیدا ہورہی ہین اور فی الواقع جسقدر فتنہ و فساد مثل بداخلاقی بدزبانی عیّاری شراب خواری قماربازی چوری تماش بینی جو مردون سے ظہور مین آتی ہین مبدا ان سب باتونکا یہی عورتین ہین یعنی وہ لوگ لڑکپن مین جاہلہ عورات کے زیر پرورش رہتے ہین اور اونکی ہی عادتین سیکھہ جاتے ہین انجام کو وہی علم اور اخلاق سے بے نصیب رہکر لچے شہدے بدکار حرامخور خدا ناترس مغرور فتنہ انگیز خانمان برباد محتاج پامال تکنے والے مکار بدنام ہوجاتے ہین اور اسی پر بیعلم عورتونکو لڑکیونکو قیاس کرو سچ ہی جو کچھہ ہی سو علم ہی کبت بدیا تین دان گیان دہیان ہوت بدیا تین جلنے پر انسو بہگوان ہی ❊ بدیا تین اُبد یا چھوٹے بدیا تین سکھہ لوٹے بدیا تین دلدر کھوٹے جانت جہان ہی ❊ بدیا تین اگم سوجھے بدیا تین برس بوجھے بدیا تین سبھا بیچ ہوت سمان ہی ❊ بلا اس کب کے سب من مین بچار دیکھو بن پڑھے بدیا نر پسو کے سمان ہی ❊

فصل اول بیچ نقصان خاص و عام بسبب نہ پڑھانے عورت ہند کے دلائل عقلی و نقلی سے

اے بھائیو اب غفلت اور کاہلی کو کام نفرماؤ وہم و وسواس کو دل سے دور کر کے
ذرا کمر ہمت کی مردانہ وار چست باندھو لڑکیون کی تعلیم کا رواج پانا گویا لڑکونکی تعلیم کا عین
سر انجام اور انتظام ہی کیونکہ اول تو جو لڑکیان چھوٹی عمر مین تعلیم پاوینگی تو ہر طرح کی رسمیات
فضول و واہیات سے جیسا آجکل جاہل عورتون مین مروج ہین محفوظ رہینگی اور
آغاز عمر سے اونکے اخلاق اور اطوار اچھے ہو جاوینگے اور سب نیک باتین جو کتابون مین
لکھی ہین یاد رکھینگی کہ لڑکپن کا پڑھنا بڑھاپے تک یاد رہتا ہی نیک اطوار اونکے پسندیدہ
والدین اور ہر عزیز و اقارب کے ہونگے تو اونکی شادی بھی اچھے شخص پڑھے لکھے
کے ساتھ ہوگی اور بسبب فضل علم کے حق شوہر کے بخوبی ادا کرینگی اور شوہر بھی اونکی
قدر و منزلت زیادہ کرتے رہینگے اور جب اونکی اولاد ہوگی تو بچپن ہی سے اپنی مان
کی عادتین اور چال و چلن بات چیت سیکھیگی تلفظ ہر بات مین درست ہوگا پڑھانے
لکھانے سے جلد ہوشیار ہو جاینگی لڑکا جب مکتب اور گھر مین شغل لکھنے پڑھنے کا
دیکھیگا ضرور جلد تحصیل علم سے فراغت پاویگا جاہل عورتون کے لڑکے اول تو
لڑکپن مین غلط محاورہ بول چال مان کی سیکھ لیتے ہین کہ جسکا اثر اونکے
دل اور زبان سے بہت محنت اور دشواری سے دور ہوتا ہی اور جب وہ واسطے

تعلیم کے سپرد معلم کے ہوتے ہین اوسوقت وہ اپنے آپکو ایک عذاب مین گرفتار پاکر طرح طرح کے کہیلے اور بہانے اوستاد سے بیان کر کے کہیل کود مین اپنے آپ کو مصروف کرتے ہین اور گہر مین آکر مان سے کہدیتے ہین کہ ہم پڑہ آئے غرض جاہل عورتونکی اولاد اسیطرح کہانے پینے اور کہیل کود مین اپنی اوقات ضایع کرتی ہی +

فائدہ عام عورتونکے خواندہ ہونیکا

ای صاحبو اگر لڑکون کی مان پڑہی ہو تو کیونکر لڑکا دہوکا دیکر اوقات عزیز اپنے رایگان کرسکے خود مان سبق سنے اور پڑہاوے اور لڑکا جلد مراد کو پہونچ جاوے اور اسیطرح اگر مان پڑہی لکہی ہو تو لڑکیونکی تعلیم بہی مناسب طور پر کرے اور جاہل عورتین جو خود بے ادب اور بے سلیقہ ہوتی ہین وہ اپنی اولاد کو کیا نیک روش پر چلاوینگی اور کیا اپنی اولاد کے اخلاق مہذب کرینگی بقول شخصے مصرعہ او خویشتن گم است کرا رہبری کند قطع نظر اسکے عورتونکے پڑہے لکہے ہونے مین ایک یہہ بڑی منفعت ہی کہ اگر عورت پڑہی لکہی ہوگی تو ضرور ہی آمدنی اپنے شوہر کی اور جمع خرچ اوسکا عقلمند کریگی اور خرچ بے اندازہ اور خرچ بے ترتیب نہونے دیگی برخلاف جاہل عورتون کے کہ جو روپیہ پیسے کو اپنے شوہر کے ایسی بے تمیزی سے خرچ کرتی ہین کہ حساب کے وقت کچہہ یاد رہا کچہہ نرہا شوہر کو اسپر بدگمانی تغلب و تصرف کی ہوتی ہی اور اعتبار امانتداری کا اونپر نہین رہتا اور گاہے ایسے حساب مین رنج بہی واقع ہو جاتا ہی اور چونکہ انتظام خرچ

خانہ داری عورتون کی تجویز اور تدبیر پہ منحصر ہی اور نوکری چاکری سفر سوداگری وکانداری
وغیرہ مردون پر اسیطرح بندوبست مصارف خانہ داری جنس خورونوش روزمرہ
متعلق عورتون سے ہی اگر عورت پڑھی لکھی ہوگی تو بہت خوبی سے انجام کار ہوگا
اگر جاہل ہی تو بے تمیزی اور بدانتظامی ہوگی اور روپیہ کی جگہہ دو روپیہ خرچ ہونگے
حساب پوچھنے سے جنگ و جدل ہوگی +

دربیان اسکے کہ جاہل عورتین شوہر کی مزاجدانی نہین کرسکتی ہین

جاہل عورتون کا شوہر جب کبھی کسی رنج اور فکر مین مبتلا ہوکر باہر سے گھر مین آتا ہی
تو وہ بااقتضاے جہالت قیافہ شناسی نہین کرسکتین بلکہ کچھہ ایسا نامعقول ذکر کہ جسکے
سُننے سے فکر اور رنج پیدا ہوکرنے لگتی ہین یا فرمایش بے وقت روپیے پیسے
کپڑے دال آٹے و نمک تیل ایندھن وغیرہ کی کرتی ہین عورت واسطے ہمدمی
اور دلداری شوہر کے ہی سو جاہل عورتین بسبب بیوقوفی کے اور بیعلمی کے شوہر کی
مزاجدانی اور حق شناسی نہین کرسکتین اور حق خدمت بجا نہین لاتین تفریح طبع اُنکی
صحبت سے حاصل نہین ہوتی اگر جاہل عورتون کی صحبت سے مردون کے گھر
برباد ہوجاتے ہین بقول سعدی بیت زن بد در سرا سے مرد نکو + ہمدرین عالمست
دوزخ او +

بیان پوتھی سرمیت بھاگوت کے دہرم شاستر سے حق شوہر کا

پوتھی سرمیت بہاگوت کے دسم اسکندادہیاے تیئیسوین ۲۳ مین لکھا ہی کہ سرکیہ شن جی

نے گوپیون کو دریاب اطاعت شوہرون کے یہہ ہدایت کی کہ استری کو لازم ہی
کہ کیسا ہی شوہر اوسکا خراب بیمار اندہا کوڑہی کیون نہو لیکن عورت کو اوسکی خدمت کرنا
اور اوسکو ہر طرح راضی رکہنا باعث ہماری خوشنودی کا ہی اور اسسے افضل کوئی عبادت
نہین اسمین عورت کی مکت ہی اور استری کو اپنے پت سے جدا ہوکر کسی تیرتہہ کو جانا
سخت گناہ ہی یہہ بات سری کرشن جی نے اوسوقت کہی تھی کہ جب گوپیان آپکی جدائی
کے رنج مین مرلی کی آواز سنکر جنگل مین آپ کے پاس حاضر ہوئی تھین اب مقام غور
کا ہی کہ جب سری کرشن جی ایسا حکم دین اور عورتین بلا حکم شوہر کے تیرتون وغیرہ مین
جاوین جیسا کہ اب رواج ہی اور اوسمین نجات اور مکت اپنی سمجہین کیسی خطا ہی یہہ بسبب
جہالت کے عورتون سے ظہور مین آتا ہی اگر پڑہی لکہی ہون تو کیون ایسا کرین شوہرون
کی خدمت فرض عین جانکر ہر وقت اونکو راضی رکہین اور ذریعہ اپنی نجات کا جانین مسلمانون
کے مذہب مین بموجب حکم شریعت کے عورت پر حق شوہر کا اسقدر ہی کہ حدیث شریف
مین وارد ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سوائے خدائے تعالی کے بندہ پر کسیکو سجدہ کرنا
درست ہوتا تو مین عورتون کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہرون کو سجدہ کیا کرین سو عورتین
اکثر خلاف مرضی شوہر کے عمل مین لاتی ہین یعنی اکثر مقابر اور زیارتگاہون پر بلا اجازت
شوہرون کے جاتی ہین اور اکثر بسبب بےعلمی اور بداخلاقی کے شوہرون کو ہر بات مین
آزردہ کرتی ہین یہہ بات محض بوجہہ بےعلمی کے اونسے ظاہر ہوتی ہی اگر لڑکیان پڑہائی لکہائی
جاوین تو شرع کے حکم سے واقف ہوکر حق اپنے شوہرونکا بخوشی تمام ادا کرین +

بیان لڑکیون کی تعلیم کا لحاظ لڑکون کی تعلیم سے زیادہ چاہیئے

دربابِ تعلیم کے لڑکون سے لڑکیون کا زیادہ تر لحاظ رکھنا چاہیئے کسواسطے کہ اگر
بیعلمی اور جہالت کے سبب سے مرد سے کوئی خطا یا کسی طرح کا گناہ یا بدکرداری
ظاہر ہو تو لوگ چندان انگشت نما نہین کرتے اور پہر اگر وہ مرد اپنی خطا سے توبہ کرکے
تائب ہوجاتا ہی تو پہر کوئی ذکر بہی نہین کرتا بخلاف عورتون کے کیونکہ اگر کوئی حرکت
ناسزا بسبب بیعلمی اور بیوقوفی کے عورت سے سرزد ہوجاتی ہی تو وہ فی الفور طشت ازبام افتادہ
ہوجاتی ہی اور شوہر اور باپ بہائی وغیرہ رشتہ دارون کی موجب ہتک حرمت ہوتی
ہی چنانچہ اس ملک مین اکثر مردون نے بسبب ایسی ہی بدنامیون کے قتل نفس کیا یا کسی کو
مارکر مر گئے یا وطن چہوڑ دیا اور وہ الزام اور بدنامی مدتون اونکی قوم اور برادری مین سے
نہ گئی اگر عورتین پڑہی لکہی ہوون تو علم کی برکت سے خداوند تعالی اونکی عصمت قائم رکہے
اسی بنا پر پڑہانا لکہانا لڑکیون کا اسقدر بہتر ہی +

بیان بعض قوم ہنود مین دلہن کی طرف سے دولہہ والون کو روپیہ دینے کا

بعض قوم ہنود مین رواج ہی کہ جب بیاہ شادی ہو تو دلہن والے دولہہ کو سواے
اسباب جہیز معمولی کے سو دو سو ہزار دو ہزار بقدر اپنے مقدور کے اور اگر پاس نہو

تو قرض لیکر دیتے ہین اور وہ روپیہ کچھہ خوشی سے نہین دیتے ہین بلکہ جبرًا دینا پڑتا ہی
اور شادی سے پہلے اوس روپیہ کی قرارداد ہوکر قسطین مقرر ہو جاتی ہین اگر دولہن والا
روپیہ دینا قبول نہ کرے تو اوسکی لڑکی کی شادی نہو اور کوئی لڑکا اوسکو قبول نہ کرے
طرفہ یہہ ہی کہ روپیہ لیکربھی دولہہ کی جانب سے گویا احسان جتایا جاتا ہی واہ واہ کیا
عجب رسم ہی شاید دولہہ کے خاندان مین لڑکیان پیدا نہوتی ہونگی بلاشک یہہ بات جاہل
ناخواندہ عورتون کے سبب سے مروج ہوئی ہی یا شاید رواج پانے اس رسم کا یہہ سبب ہو
کہ لڑکے پڑھے لکھے صاحب ہنر و دانشمند ہوتے ہین اور لڑکیان محض ناخواندہ بےتمیز
اسلیئے خواندہ لڑکا ناخواندہ عورت سے تاوان اوسکی جہالت کا لیکر بمنت اوسکو اپنی
ہم صحبتی مین اختیار کرتا ہی اور باوصف اوس دینے روپیہ کے بھی عورت جاہلہ بہائم
سیرت شوہر کی نظرونمین عزت نہین حاصل کرسکتی بلاشک اس دستور روپیہ دیئے جانے
نے صرف عورتونکی بےعلمی و بےتمیزی سے رواج پایا اگر عورتین پڑھی لکھی ہوتین تو
لڑکے والے کیون اسقدر روپیہ انکو دیتے بلکہ دولہہ والے دولہن کے علم اور ادب
اور ہنر کی دولت کو روپیہ سے زیادہ غنیمت سمجھتے ایسا ہو جائیے کہ لڑکیون کو خوب
لکھاؤ پڑھاؤ کسواسطے کہ ہمیشہ زمانہ ایک حال پر نہین رہتا اگر کسی وقت روپیہ نہو تو لڑکی
کی شادی ہونا دشوار ہوگا اور اکثر اس رواج کے باعث مفلسونکی لڑکیان ناکتخدا جوان
ہوگئی ہین +

ہندوستان کی عورتونکا طبیب نامحرم کے روبرو آنا بسبب بےعلمی کے

ہندوستان کی عورتین کسی غیر شخص کے روبرو نہین آتین بلکہ آواز سُننے اور سُنانیکو
بھی معیوب جانتی ہین بلکہ سوا ے چند رشتہ دارون کے مثل حقیقی باپ چچا اور بھائی
حقیقی ماموں حقیقی بہانجا حقیقی بھتیجے کے اور رشتہ دارون کے بھی سامنے مسلمانون
کے مذہب مین نہین آتی ہین اور پردہ کرتی ہین چنانچہ مذہب ہنود مین بھی بموجب
دہرم شاستر کے عورت تین قسم کی ہین پوتھی راج نیت مین لکھا ہی کہ سکیا صاحب
عصمت عورت وہ ہی جو غیر مرد سے نہایت پوشیدہ رہے لیکن جب عورتین بیمار ہوتی
ہین تو خواہ نخواہ واسطے علاج کے روبرو طبیب کے کہ مرد نامحرم ہوتا ہی آنا پڑتا ہی
تاہم بغیر لمس بدن یعنی بغیر دیکھنے نبض کے حقیقت حرارت اور برودت یا یبوست اور
رطوبت کی دریافت نہین ہو سکتی پھر بعض بیماریوں مین بدون دیکھنے مریض کی زبان
منہہ اور انکھون کے حکیم تشخیص مرض کی نہین کرسکتا اور دیکھنے قارورہ اور پوچھنے
دیگر حال زبانی کی احتیاج ہوتی ہی اور بعض بیماریان مخصوص عورتون کی ایسی ہوتی
ہین کہ شوہر سے بھی بیان کرنا موجب حجاب کا ہوتا ہی لیکن ناچار مریض عورت کو طبیب
سے کہ مرد نامحرم ہی حال کہنا پڑتا ہی اور اگر مریض طبیب سے حال واقعہ چھپا دے
تو علاج خلاف مرض مین احتمال ہلاکت کا متصور ہی ای صاحبو انصاف سے غور فرماؤ
کہ مستورات اہل عصمت کا حکیم کے روبرو ہو کر نبض و چہرہ و قارورہ دکھانا اور مخفی حال

کا ظاہر کرنا کسقدر بیشرمی کی بات ہی مقام حیف اور افسوس ہی کہ جوان عورتون کا
غیر شخص نامحرم کے روبرو سامنے ہوکر راز نہانی امراض جسمانی فاش ہونا گوارا کیا جائے
اور لڑکیون خردسال کو مدرسہ مین واسطے تعلیم علم کے بخوشی منظور نکرنا بلکہ یہان اقتضاے
عقل و حیا یہہ ہی کہ لڑکیون کو ترغیب پڑہنے علم طب کی خواہ انگریزی مین خواہ ہندی مین
دلائی کہ آئندہ کو عورتین بحالت عوارض طبعی محتاج علاج کی مرد غیر نامحرم سے نہون بلکہ
حیا مقتضی اسکا کی ہی کہ عورتون کو بکوشش تمام جسقدر ممکن ہو اول طب ضرور پڑہنا چاہیے
چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ اَلعِلمُ عِلمَانِ عِلمُ الاَبدَانِ وَعِلمُ الاَدیَانِ یعنی علم دو ہین
ایک علم بدن کا اور دوسرا علم دین کا ہی اس حدیث مین علم ابدان کو علم ادیان پر مقدم کیا ہی
کیونکہ صحت بدنی عبادت پر مقدم ہی ❊

بیان جایداد و ریاست کے تلف ہونیکا عورت کی بیعلمی سے

اکثر دیکھنے مین آتا ہی کہ جب کوئی شخص صاحب جایداد جاگیردار تعلقہ دار زمیندار تاجر بقضاے
الہی فوت ہوجاتا ہی اور بعد اوسکے کوئی مرد وارث حقیقی قائم مقام اوسکا لائق انتظام کار و بار
ریاست کے نہین رہتا تو اوسوقت اوسکی بی بی کو کہ محض ناخواندہ ہوتی ہی اور اطفال
خردسال رنج یتیمی مین گرفتار ہوجاتے ہین اکثر ملازم اہلکار غرضگو اپنے فائدے کے
لیئے سبز باغ اوس بی بی کو دکہا کر اور آمدنی سے خرچ زیادہ کرا دیتے ہین جو کچہہ اوس
جاہلہ بیوقوف عورت کو لکہہ پڑہ کر سمجہا دیتے ہین وہ اوسکو سچ جان لیتی ہی غرض اسی

طرح سے آہستہ آہستہ تہوڑی تہوڑی جایداد رہن اور فروخت ہوکر نوبت بربادی
تمامی ریاست کی پہونچ جاتی ہی اور قطع نظر بربادی جایداد جو کم سن اولاد اسکی ہوتی ہی
وہ بھی لکھنے پڑہنے سے محروم رہجاتی ہی آل کار وہ اولاد مفلس اور محتاج بے تمیز
ہوکر کس کس خرابی اور تباہی سے زندگانی اپنی بسر کرتی ہی اس جگہہ معلوم ہوا کہ عورت
کی بیعلمی سے ریاست بھی برباد ہوتی ہی اور اولاد بھی علم سے بے نصیب رہ جاتی ہی
اگر عورت پڑھی لکھی ہوتی تو سب کام اپنے ہاتہہ سے کرتی کاغذات آمدنی جمع خرچ
کمی بیشی نفع نقصان کی آپ جانتی اور آپ لکھتی پڑہتی مختار ملازم کاروباری لوگون سے
دہوکا نہ کہاتی مثل مشہور ہی آپ کاج مہا کاج اور اولاد بھی تعلیم ہوکر انتظام اپنی جایداد کا
کرتی ایسے ایسے بڑے بڑے نقصان محض بوجہہ جہالت عورات کے ہوتے
ہین چاہیئے کہ ہر خاص و عام اپنی لڑکیون کے لکھانے پڑہانے مین دریغ نفرماوین +

بیان نہ لکھانا پڑہانا عورتونکا بخوف اونکی آوارگی کے

بعض اشخاص یہہ اعتراض مہمل کرتے ہین کہ اگر عورتین لکھی پڑہی ہونگی تو شاید غیر
شخصون سے خط کتابت کرینگی کہ جس سے کسی قسم کی بدنامی عائد ہو یا رغبت شعر و سخن
جسکا مضمون محبت خیز و لولہ انگیز ہوتا ہی پیدا ہو گی یا اور کسی طرح کی آوارگی اونکے
مزاجون مین آجاویگی اسبات کی مثال ایسی ہی کہ کوئی شخص یہہ کہے کہ صاحب ہم بیمار کو حکیم
کی دوا اسواسطے نہین دیتے کہ شاید وہ دوا اوسکو مضر ہو اور بیمار مر نہ جائے ای صاحبو

اسپر غور کرو کہ عورتین مبتلاے مرض حمق مین لکھنا پڑھنا علم کا دواے بیماری آوارگی
و جہالت ہی کہین بعوا بیماری کو زیادہ کرتی ہی ہان اگر تیماردار سے بیمار کے حق مین
کچھہ بے احتیاطی ہو جاوے تو دوا کا کیا قصور ہی والدین بمنزلہ تیماردار کے ہین احتیاط ضرور ہی ٭

بیان افزایش عقل کی علم سے ہوتی ہی

کتاب کیمیاے سعادت مین لکھا ہی کہ علم وہ چیز ہی کہ جس سے عقل کی افزایش
ہوتی ہی اور ہنر کو زینت اگر بیعلم شخص کسیطرحکا ہنر جانتا ہی ہنر اوسکا بغیر علم کے ناقص رہتا
ہی چونکہ عورتون کے تعلق انتظام کارخانہ داری مثل اہتمام طعام و پارچہ و صفاے
مکان و تربیت اطفال مخصوص ہی جبکہ وہ بیعلم ہونگی تو کام بھی اونکے ناقص ہونگے اور
تربیت اطفال و اہتمام خانہ داری حسب دلخواہ اونسے انجام نہوسکیگا و اگر پڑہی لکھی
ہونگی تو کام متعلقہ اپنا دانشمندی سے انجام دینگی مردون کو چاہیے کہ تعلیم لڑکیون مین
توجہ فرماوین ٭

بیان لیڈی صاحبہ کے ممبر کمیٹی ہونیکا

ای صاحبو غور کا مقام ہی دیکھیے اخبار مطبوعہ فروری ۱۸۶۵ء سے معلوم ہوا کہ
بمبئی گزٹ مین بحوالہ ٹائمس آف انڈیا مرقوم ہی کہ لیڈی کلیڈسٹن صاحبہ میسر ٹامس
کلیڈسٹن صاحب بہادر کی ممبر جلسہ پارلمنٹ انگلستان کی مقرر ہوئین یہہ خوبی حاصل
کرنے علم و فضل کی ہی کہ وہان کی عورتین بھی مردونکی برابر عہدہ معزز اپنے کمال اور عقل
سے حاصل کرتی ہین فقط اگر باشندے ہند کے بھی پڑہانے لکھانے مین لڑکیونکے

کوشش کرین تو لڑکیون کے حق مین عین سلوک ہی کوئی صاحب اس تقریر سے ناخوش نہون کہ لڑکیون کے پڑہانے لکہانے مین کیا ہم ادن سے نوکری کرینگے صاحبو غرض کمترین کی اس التماس سے یہہ نہین ہی کہ اس ملک کی لڑکیان واسطے نوکری کے پڑہین بلکہ منشاء تحریر یہہ ہی کہ جب عورتین لکہی پڑہی ہونگی تو جیسا تم اپنے حاکمون کی رضامندی اور اطاعت اور خیرخواہی کرتے ہو اسیطرح عورتین بہی تمکو رضامند رکہینگی دیکہو ہندوستان مین جناب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ مغفورہ والیہ ریاست بہوپال نے تاحیات اپنی بسبب علم کے کس دانائی سے انتظام ریاست کیا اور خوشنودی گورنمنٹ حاصل کی اگر پڑہی لکہی نہوتین تو یہہ نیکنامی کیسے ملتی ÷

بیان مبتلا ہونا مردون کا بیماریون مین بسبب جہالت عورتونکے

اکثر ایسا دیکہنے مین آتا ہی کہ جو عورتین بے پڑہی مردونکے ساتہہ بیاہی جاتی ہین تو مرد ونکو اونسے بسبب اونکی حماقت اور بدعلمی کے ایک نفرت ہوجاتی ہی اور اونکے شوہرونکا دل اونکی باتون سے خوش نہین ہوتا کیونکہ اخلاق اونکے متوحش ہوتے ہین کہ جنسے لطف صحبت اور کیفیت تکلم حاصل نہین ہوتا اور خود وہ عورتین بہی صحبت سے اونکی وحشت کرتی ہین بقول شخصے جسقدر دانا کو نادان سے نفرت ہوتی ہی اوسی قدر نادان کو دانا سے بہی وحشت ہوتی ہی اکثر عورتونکی بے تمیزی اور بداخلاقی سے اونکے مرد عیاش ہوجاتے ہین اور غیر عورتون کی صحبت سے اپنی تفریح طبع کرتے ہین بلکہ بہتیرے مرد غیر جنس

عورتون کو گھر مین ڈال لیتے ہین اس سے ایک تو اونکی عورتون کی حق تلفی ہوتی ہی اور
دوم بڑے بڑے جھگڑے اور فساد پیش آتے ہین کہ جو موجب تشنیع خویش و بیگانہ ہوتے
ہین اور اگر کوئی ناجنس بازاری عورت سے اولاد پیدا ہوئے تو برادری مین اوسکی
شادی نہین ہوسکتی اور اگر مرد کو بسبب عیاشی کے کچھہ عارضہ لاحق حال ہوا تو بھی موجب
بدنامی کا ہوکر اوسکے علاج معالجے مین روپیہ پیسا کہ جو سرمایۂ زندگانی ہی محض فضول خرچی
مین صرف ہوجاتا ہی اور آدمی مفلس ہوجاتا ہی موجب کبت گانٹھی سے دم جات +
ہردے سے کام جات + ہیت سے پیام جات + روپ جات رنگ سے +
منتر سے بیت جات + گلچین سے ریت جات + ہر سے پریت جات + ایک بیسوا کے
پرسنگ سے + اور بعض لوگون کا ایسا بھی حال ہوتا ہی کہ علاج مین برباد ہوجاتے ہین
اور مال بھی خرچ ہوجاتا ہی اور مرض نہین جاتا بعضونکو غیر عورتونکی صحبت سے آتشک وجع مفاصل
اور جذام تک ہوجاتا ہی اور بارہا تجربہ ہوا ہی کہ اس قسم کے مرضون مین انسان جو لیت
سے بھی خارج ہوجاتا ہی اور یہہ موجب قطع نسل کا ہی جب تامل سے آپ غور کیجئیگا تو
معلوم ہوگا کہ بنیاد ان سب خرابیون کی محض بے تمیزی اور کور مغزی عورتونکی ہی
اگر وہ پڑہی لکھی ہوتین تو اخلاق اونکے پسندیدہ ہوتے عورت اور مرد دونون بعشرت
اور فرحت تمام اپنی زندگانی بسر کرتے ای صاحبو تمکو لازم ہی کہ لڑکیون کو اچھی طرح تعلیم
کراؤ اور لکھانے پڑہانے کو عین سلوک سمجھو +

بیان شادیون مین عورتون کے فحش گیتون کا

اس ملک کے باشندون مین یہہ رسم بیاہ شادیون مین جاری ہوگئی ہی کہ ایک ایک دو دو مہینے پہلے شادی سے عورتین ہمسایہ اور برادری کی جوان و ضعیف اور لڑکیان جمع ہوکر گاتی اور بجاتی ہین اور اسقدر مشغول و مصروف ہوجاتی ہین کہ بجز راگ رنگ کے مطلق ہوش کسی بات کا نہین رہتا اور ایسے ایسے بیہودہ گیت اور غزلین اور چاربیتین اور ٹھمریان مضمون فحش کی گاتی ہین کہ جنسے ولی بھی بہک کر شیطان بنجاوے ہرچند گانا بجانا اس ملک کے باشندون مین بتقریب شادی اسیقدر مروج چلاآتا ہی جس سے دولہہ دولہن کی خوشی شادی کی معلوم ہو لیکن اب روز بروز جاہل عورتون نے اور ہی مضمون جاری کیئے ہین کہ جنکو بازاری عورتین بھی سنکر شرماجاتی ہین ان گیتون کو اول تو خود وہ عورتین گاتی ہین اور پھر چھوٹی چھوٹی لڑکیون کو وہ تعلیم کرکے اپنے ساتھہ گانے مین شریک کرتی ہین اور باہر کے مردونکا بھی کچھہ لحاظ نہین کرتی ہین اور بعض اوس گھر کے مردونکا تو یہہ حال ہوتا ہی کہ آرام سے گھر مین بستر حماقت پر چادر جہالت لپیٹے ہوئے وصال یا غم ہجران چشیدہ کا مضمون اپنے ناموس کی زبان سے پڑے پڑے سنتے ہین گویا شادی انھین گیتون کا نام ہی کہ جنمین سراپا فحش کا مضمون بھرا ہی اور بعض قوم ہنود مین یہہ رسم ہی کہ شادی مین یا سمدھیانے کے لوگون کی ملاقات کے وقت سب خرد وکلان عورتین ایسی فحش گالیان گاتی

ہین کہ جنکو سنکر مردونکو بھی حیا آجاتی ہی اور بعض قومون مین یہہ بھی رسم ہی کہ عورتین
بر سر بازار علانیہ گالیان گاتی چلی جاتی ہین یہہ ناکارہ حرکتین صرف مردون کے
تغافل سے جو اونکو ہدایت نیک نہین کرتے اور لکھنے پڑھنے سے اونکو محروم
رکھتے ہین ظہور پذیر ہوتی ہین اگر عورتین لکھہ پڑھکر ادب سیکھین تو ایسی بیہودہ باتین
اون سے کیون ظہور مین آوین +

بیان نقصان جو بوجہہ نہونے خط و کتابت کے عورات کے ساتھہ بوجہہ بیعلمی اونہون کے ہوتا ہی

اس ملک کے آدمی جب پردیس کو نوکری یا تجارت کے لیئے چلے جاتے
ہین تو برسون پردیس مین رہا کرتے ہین اور گھر کا حال فقط اسیقدر کا اونکو معلوم ہوتا
ہی کہ خیریت ہی گھر کو جلدی چلے آؤ اور تکلیف خرچ کی ہی تو اب غور کرنا چاہیئے کہ اس ملک
کی عورتین بے علم کسی غیر شخص نامحرم سے خط لکھواتی ہین اور اپنا راز دل بیگانہ شخص
نامحرم سے نہین لکھواتی ہین غرض دل کی بات دل ہی مین رہنے دیتی ہین جب وہ
خط شوہر کے پاس پہنچتا ہی تو شوہر کچھہ راز و نیاز اپنی بی بی کا نہین معلوم کر سکتا علی
ہذا القیاس شوہر بھی خط مین کچھہ بھید کی بات نہین لکھتا کہ بی بی تو پڑھی نہین ہی غیر شخص
جو خط پڑھکر سنائیگا وہ اوسکے حال پوشیدہ پر اطلاع پاجاویگا غرض طرفین کو رنج فراق سخت
ناگوار ہوتا ہی اور خط کتابت تو اسی واسطے ہی کہ جانبین کی تسکین خاطر ہوتی رہے

اب کہیئے جب کہ یہہ حال ہوا تو کیا اطمینان ہوگا برخلاف لکھی پڑھی عورتون کے
کہ جو دلی اسرار ہین وہ ایک دوسرے پر ہمیشہ تحریر سے ظاہر کیا جاتا ہی جیسا کہ صاحبان
انگریز بہادر کے یہان یہہ دستور ہی کہ اکثر اوقات سالہا سال شوہرون کو ہندوستان
اور دیگر اقالیم و جزائر مین برسون مہینون کے رستون پر رہنے کا اتفاق ہوتا ہی
اور بی بیان انگلستان مین رہتی ہین لیکن ہمیشہ مہینے مین کئی مرتبہ طرفین سے
چٹھیان آتی جاتی ہین اور جو کچھہ دلی باتین میان بی بی کی ہوتی ہین اونسے لطف
المکتوب نصف الملاقات کا حاصل ہوتا رہتا ہی اور یہہ تعلیم عورات کا ہی اثر ہی
کہ اہل ولایت لڑکون کو اپنے جو خرد سال ہوتے ہین اکثر اوقات برسہا سال
ہندوستان سے انگلستان کو اور انگلستان سے جزائر مختلف انگلنڈ مین واسطے
تحصیل علم کے بھیجدیتے ہین اور جب وہ پڑھہ لکھکر لائق اور فائق ہوجاتے ہین تب
اپنے گھر واپس آتے ہین برخلاف ہندوستانی عورات کے کہ وہ اپنی اولاد کو آنکھہ سے
پوشیدہ نہین ہونے دیتی ہین درحقیقت محبت اولاد کی انسان کو سبکی محبت سے زیادہ
ہوتی ہی اسمین ہندوستانی ہون خواہ ولایتی ہون مگر صاحبان انگریز قدردان اور اونکی
بیبیان جو خود ذی علم اور قدردان علم کی ہین اسواسطے اپنی لڑکیون اور لڑکون کو واسطے
تعلیم و تحصیل علم کے بچپن ہی مین ولایت کو بھیجدیتی ہین اگر کوئی یہہ کہی کہ ہندوستانیون کو
محبت اولاد کی زیادہ اون سے ہوتی ہی سو یہہ گمان محض غلط ہی کسواسطے کہ اولاد کی
محبت جانورون کو بھی ہوتی ہی لیکن دانائی اور نادانی کا صرف اسمین فرق ہی مصرعہ

دوستی بجز دخود دشمنیست + انگریزون کی اولاد کیسی ہوشیار اور لئیق اور صاحب علم
اور ہنر ہوجاتی ہی اور کیسے اولوالعزم اور صاحب حوصلہ و عزم ہوتی ہی اور طفولیت
سے محنت اور مسافرت اور جدائی والدین کی اور ادب و اخلاق سے عادی ہوجاتی ہی اور
ہم لوگون کی اولاد کا حال جیسا کچھہ گذرتا ہی وہ ہمارے ہموطن خوب جانتے ہین کہ اگر
لڑکا بغرض کسی ضرورت کے دو چار روز والدہ صاحبہ سے جدا ہو جاتا ہی تو والدین کے حواس
خمسہ مین خلل آجاتا ہی یہہ بات محض نتیجہ بیعقلی و بیعلمی ہندوستان کی عورات کا ہی +

بیان علاج مرض چیچک کا

ای صاحبو ہندوستان کے باشندو ذرا منصفی سے غور فرماؤ کہ اہالی سلطنت انگلشیہ
نے تمامی ممالک محروسہ انگلستان اور ہندوستان اور خزائن مختلف اپنے زیر حکومت مین
کسقدر مصارف زر خطیر اور تدابیر سے رفاہ خلائق مین کیسی کیسی کوششین فرمائی ہین
شہر بشہر دہ بدہ فیض عام جاری کیا ہی کہ جسمین ہر طرح کی حفاظت جانی اور جسمی واسطے
باشندگان ہندوستان کے حاصل ہی لیکن عورتین بسبب نادانی اور نافہمی کے اپنی
اولاد کو اوس سے محروم رکھتی ہین چنانچہ علاج ٹیکا لگانے کا واسطے مرض چیچک کے
بچون کے لیئے گورنمنٹ نے جاری فرمایا ہی اور حقیقت اسکے لگانے کی یہہ ہی
کہ ٹیکا گوتھن سیتلا کا بچون کے بازو پر نوک نشتر سے بذریعہ آبلہ نہایت خفیف خراش سے
کہ جسمین کچھہ دکھہ درد بچون کو نہین ہوتا لگایا جاتا ہی اور فائدہ اوسکا تمامی ہندوستان
مین اور نیز جملہ ذی علم لوگون مین ہندوستان کے معلوم ہی اور اس علاج سے ہزارہا

بچون کے جسم وجان صدمہ چیچک سے محفوظ رہے چنانچہ راقم اور دیگر بہائیون اور
بچون راقم کے بسبب ٹیکا لگائے جانے کے چیچک نہین نکلی لیکن تعجب ہی کہ باوصف
ایسے سہل علاج کے عورتین جاہل بیوقوف اپنے بچون کے ٹیکا نہین لگانے دیتین
یہہ بات صرف باعث اونکی بے علمی اور نادانی کے ہی کہ بچون کا مرجانا اور اندہا کانا لنگڑا
ہوجانا منظور کرتی ہین مگر علاج کرانا ٹیکے سے منظور نہین کرتین اور اگر علاج اپنی طرح
بہی کراتی ہین تو اوسمین جہاڑ پہونک سیانون کی یا ایسی تدبیرین کہ جو خلاف قاعدہ
حکمت اور خلاف دین و مذہب کے ہون کراتی ہین غرضکہ ایسی حرکتین کرتی ہین کہ جسمین
نقصان جانی اور مالی اور دینی جملہ پیدا ہون اور یہہ نقصان صرف عورتون کی بے شعوری
اور بے تمیزی سے ہندوستان مین جاری ہی اگر عورتین لکہہ پڑہ جاوین تو جبر اس
نقصان کا ہوجاوے +

بیان جاہل عورتونکی بدپرہیزی سے بچونکا نقصان ہونا

اکثر عورتین اس ملک کی ازراہ نادانی حالت حمل مین ایسی غذائین کہالیتی ہین کہ جس سے
فی الفور جنین کو مضرت پہونچتی ہی اور خود حاملہ کو تکلیف سخت لاحق ہوتی ہی اور گاہے نوبت
اسقاط حمل کی پہونچتی ہی اور ایسے صدمہ مہلک سے کبہی بعض عورتین بادیہ پیماے ملک عدم
بہی ہوجاتی ہین اور بعض عورتین بے تمیزی سے بحالت حمل ایسی ایسی غذائین کہالیتی
ہین کہ علامت اونکی حماقت کی اونکی اولاد کی صورت اور جسم سے مدۃ العمر محو نہین ہوتی
بعض لوگون کو دیکہا گیا کہ اونکے چہرے اور تمامی ہاتہہ پانون پر کہدڑے اور خارش

نکیسے نشان سیاہ سیاہ بلا تشبیہ بصورت برص و خدام پائے جاتے ہین اور جب
اونسے سبب اوسکا دریافت کیا تو کہتے ہین کہ یہہ عارضہ یا ورزا دہی جب ہم مان کے
پیٹ مین تھے جب ہماری مان نے زمین قند کہا لیا تہا اوسکی وجہہ سے ہمارا جسم ایسا
خراب ہوگیا ہی اور بعض عورتین بعد وضع حمل ایسی غذائین یا دوائین کہا لیتی ہین کہ
جنسے احتمال مضرت بچہ و نیز ہلاکت زچہ کا متصور ہوتا ہی اور بعض عورتین بحالت شیر خوارگی
اطفال ایسی غذائین سخت اور بطی الہضم اور قابض اور چکنی اور ترش کہا لیتی ہین کہ جنسے
وہ شیر خوار معاً مبتلائے عوارض مختلف مثل پسلی و ہیضہ و کہانسی و اسہال وغیرہ کے
ہوجاتے ہین پہر کیا کیا محنت اور علاج کرنا پڑتا ہی اور بیشتر اس قسم کی بیماریون مین
بچے تلف بھی ہوجاتے ہین اور غم اور الم اونکا لاحق حال والدین ہوتا ہی اور جو کسی طبیب
ہوشیار کے علاج سے بچے صحت پاتے ہین تو سب کچھہ خرچ روپیے پیسے کا
ہوتا ہی غرض عورتون کی ایسی ایسی بیوقوفیون اور بے تمیزیون سے مردون کو بڑے
بڑے رنج اور الم حاصل ہوتے ہین اگر عورتین ذی علم ہون تو جو قواعد واسطے صحت
بدنی اور حفاظت حمل اور پرورش بچون کے حکیمون نے کتابون مین لکھے ہین موافق
اونکے کاربند ہوکر بخوبی تندرست رہا کرین جو تامل سے دیکھیئے یہی عورات اپنی خام خیالی
سے اون عارضون کو آسیب مسان بہوت پلیت پری دیو چڑیل وغیرہ کا سایہ قرار دیکے
اشخاص جاہل اور سیلنے سے جو خود اونھین کیطرح احمق مبتلائے مرض جہالت اور حماقت ہوتے ہین
علاج کرایا کرتی ہین اور کبھی بسبب حماقت کے یہہ عورتین علاج حکیمون کا ہرگز نہین کرانے دیتین +

بیان شرافت انسان کا بسبب علم کے اور فرق حیوان سے

انسان کو حق تعالیٰ نے بنسبت اور مخلوق کے شرافت بخشی ہی اور لقب انسان ضعیف البنیان کا اشرف المخلوقات فرمایا اور تمغہ علم سے جوہر انسانیت اور کمال آدمیت کا عطا فرمایا اب یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر ایک مخلوق جاندار ذی روح کو حیوان کہتے ہین اور انسان اور دیگر مخلوق مین فرق یہہ ہی کہ اور حیوان مطلق ہین اور انسان حیوان ناطق کہا جاتا ہی اور جب زیور علم سے یہہ آراستگی پاتا ہی اور اخلاق اسکے درست ہو جاتے ہین اوسوقت بیشک یہہ اشرف المخلوقات زینت موجودات ہی اور جو جاہل بےعلم ہی تو مثل بہائم جیسے اور حیوانات ہین ویسی ہی اسکو بھی تصور کرنا چاہیئے جیسا کہ خداےتعالیٰ نے قرآن مجید مین نوین سیپارہ بائیسوین رکوع سورہ اعراف مین ارشاد فرمایا ہی اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اُولٰئِکَ ھُمُ الْغَافِلُوْنَ یعنی وہ لوگ مثل بہائم کے ہین بلکہ زیادہ ہین بہائم سے گمراہ وہ لوگ بےعلم ہین سچ ہی بقول سعدی **مصرعہ** کہ بے علم نتوان خدا را شناخت +

اور صفات انسان کامل عرفان خالق محبت خوش اخلاقی ادب بخشش تواضع حق رسانی عیب پوشی ہی اگر غور سے دیکھیئے تو عورتین بالکل ان باتون سے مبرا ہین بلکہ برعکس اسکے خدا فراموشی ناعاقبت اندیشی ناشکری بدخلقی بخل کینہ حسد زود رنجی دل آزاری عیب جوئی نفاق ناحق کوشی فضول خرچی انمین موجود ہی جس گھر مین دو تین عورتین ہوتی ہین تو بسبب اپنی بداخلاقی کے بجز تکرار اور رنج و فساد کے چین سے نہین رہتین

اور ایک دوسرے کی عیب جو ایذا رسان اور دل آزار رہتی ہین بلکہ بعضے گہرون مین
درمیان مان بیٹیون کے بے لطفی بداخلاقی ہردم کی کاوش رہتی ہی بقول حافظ
مصرعہ دختران را ہمہ جنگست و جدل با مادر + اور جہان دو تین عورتین کسی تقریب
شادی وغیرہ مین جمع ہوجاتی ہین تو عجیب فحش اور شور و غل جہگڑے بکہیڑے
گلہ شکوہ جنگ جدل برپا کرتی ہین برخلاف مردون کے اگر سیکڑون ایک جلسے
مین جمع ہوجائین تو بجز اخلاق اور تواضع کے حرف شکایت زبان پر نہین لاتے
اور اکثر مقام پر دیکہا جاتا ہی کہ بسبب بداخلاقی عورتون کے بہائی بہائیون مین اور باپ
بیٹون مین دشمنی جانی ہوجاتی ہی اور ذرا ذرا سی باتون پر اتنا رنج و ملال ہوجاتا ہی کہ مدة العمر
صفائی اوسکی محال ہوجاتی ہی اب انصاف سے جواب دیجیے کہ عورتین جہالت اور
بداخلاقی سے موصوف ہین یا نہین اگر انکو لڑکپن سے نیک صحبت ہو اور پڑہی لکہی
ہون تو برائی بہلائی پہچانین اور نیک اخلاق ہوجائین لڑکیون کو لکہانا پڑہانا نیک
باتین سکہانا عین مصلحت ہی +

بیان عورتونکی ناقص العقلی کا بوجہہ بیعلمی کے

یہہ بات زبان زد خلائق ہی کہ عورات ناقص العقل ہوتی ہین مگر وجہہ تسمیہ اسکی مفصل
دریافت نہین ہوتی عورتین کیا بنی آدم نہین یا اربعہ عناصر سے مرکب نہین یا حواس
خمسہ انکے درست نہین یا اعضاے رئیسہ یعنی دل و دماغ و جگر کہ جو محل روح حیوانی و
نفسانی و مبدا ہے عقل و ہوش ہی صانع قدرت نے عورتون کو عطا نہین کیے

پھر کیا وجہ جو عورتین ناقص العقل کہلائی جاوین اور بالفرض اگر کسی سبب سے عقل اونکی
ناقص ہی تو یہہ نقص عقل تعلیم علم سے رفع ہو سکتا ہی دیکھو طوطا مینا بھی تعلیم سے انسان
سیرت ہو جاتے ہین چہ جاے عورت کہ وہ بھی انسان ہی اور جوہر ذاتی اوسمین سب موجود
ہین جوہر صفاتی جو تعلیم سے حاصل ہوتا ہی تو کیا وجہ ہی کہ عورات اوس سے محروم
رکھی جاوین بچشم غور دیکھا جاوے تو قوت ناطقہ اور حرکات و سکنات لڑکیون کی
بنسبت لڑکون کے زیادہ تر مرغوب اور عزیز خاطر ہوتی ہین اور قوت ناطقہ اون مین
بہت جلد پیدا ہو جاتی ہی جب عمر اونکی پڑہنے لکہنے کے لائق ہوتی ہی گڑیون اور
واہیات کہیلون مین اور دیگر بیہودہ شغلون مین صرف ہوتی ہی اور وقت عزیز اونکا تلف
ہو جاتا ہی اور اثر صحبت سے اپنی ماؤن کے جنکو علم نہین ہوتا پہر بھی احمق اور ناقص العقل
رہ جاتی ہین جیسے تلوار اصیل لوہے کی جبتک صیقل نہین ہوتی جوہر نہین پیدا کرتی
ایسی ہی جب تک سچا موتی مجلّی نہین ہوتا آبداری نہین پاتا زمین کیسی ہی بہتر ہو جب تک قلبہ رانی
سے آراستہ نہین ہوتی قابل زراعت نہین ہوتی اسی پر حال انسان کا قیاس کرنا چاہیئے
کہ اسمین عقل و ادراک ناطقہ وغیرہ جوہر ذاتی سب کچہہ موجود ہین لیکن جب تک تعلیم نہین
پاتا جوہر صفاتی کہ جسسے مراد آدمیت ہی حاصل نہین کر سکتا اگر لڑکیان بھی پڑہائی جاوین تو
عیب ناقص العقلی کا اونپر کیون لگایا جاوے ✤

بیان انسان کی بزرگی کا نسبت پڑہنے لکہنے علم کے

حدیث شریف مین وارد ہی شرف الانسان بالعلم والادب لا بالمال والنسب

یعنی بزرگی انسان کی ساتھہ علم اور ادب کے ہی نہ ساتھہ مال اور اچھی قومیت کے بلا شک جوہر آدمیت کا علم ہی کہ اسکے سبب خدا کو پہچانتا ہی اور علم ہی کے سبب دنیا مین آبرو حاصل ہوتی ہی پس اس شرافت انسانی کے مرد اور عورت دونون مستحق ہین بمصداق حکم خدا وَخَلَقْنَاکُمْ أَزْوَاجًا یعنی بنایا ہمنے تمکو جوڑا جوڑا اب فرمائیے کہ شرافت انسانی بسبب علم کے ہی اور صانع قدرت نے مرد کو عورت کے واسطے بنایا اور عورت کو واسطے مرد کے دونون کے واسطے ایک حکم مقرر کیا پہر کیا وجہ ہی جو حصہ شرافت عورت کو نہ دیا جاوے اور مستحق کا حق کیون نہ پہونچایا جائے یعنی تعلیم نسوان مین کس وجہ سے کوشش نکیجائے عورتین جو اپنے حق سے محروم رہتی ہین یہہ قصور عورتون کا نہین بلکہ قصور مردون کا ہی کہ عورتین علم سے محروم رہتی ہین کسی دین و مذہب مین عورت پر عبادت خدا کی معاف نہین اور کسی بی بی پر حق شوہر کا معاف نہین اور حقوق شناسی بغیر علم کے بخوبی ہو نہین سکتی اسلیئے چاہیئے کہ تعلیم نسوان مین ہم سب بہائی ہموطن سعی موفورہ عمل مین لاوین +

بیان لڑکیون کے پڑہنے کا بغیر معنی سمجھے بیفائدہ ہونیکا

بعض اشخاص اس مضمون کو سنکر یون فرماتے ہین کہ ہندوستان مین لڑکیان بہت لوگون مین پڑہائی جاتی ہین اور عقاید مذہبی اور روزہ نماز سے واقف ہوجاتی ہین تاہم جو اصلی جہالت ہی وہ اون سے دور نہین ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ لکھنے پڑہانے سے جہالت جو عورتون کی سرشت مین ہی وہ نہین

ہو سکتی چنانچہ اسکی تمثیل مین بہت بحث کرتے ہین اور کوئی صاحب کہتے ہین
کہ بزرگون نے عورتون کے حال مین لکھا ہی **بیت** اگر نیک بودے سر انجام زن
زنان را مزن نام بودے نہ زن ۔ اوسکے جواب مین یہہ التماس ہی کہ جو کہین
لڑکیان تہوڑا سا پڑہائی بہی جاتی ہین وہ مطلق اوسکا مضمون اور مطلب نہین سمجہتین
اور توتے کی طرح حق اللہ اور پاک ذات اللہ اونکا پڑہنا تصور کیا جائے جب تک
کسی ادیب اور اتالیق معلّمہ سے تعلیم بخوبی نپاوین اور مضمون و معنی کتاب و قران
کا بخوبی نسمجہین کیونکہ ادب اور اخلاق اونکو آسکتا ہی اور قطع نظر اوس تعلیم جزوی کے
ہر وقت جاہل اور بے وقوف عورتون کی صحبت مین رہتی ہین وہ تہوڑا پڑہنا لکہنا
اونکی کیا جہالت زائل کریگا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی
عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ قَلِیْلَ الْعَمَلِ مَعَ الْعِلْمِ کَثِیْرٌ وَّاِنَّ کَثِیْرَ الْعَمَلِ مَعَ الْجَہْلِ
قَلِیْلٌ یعنی لازم ہی تمپر علم حاصل کرنا کہ اندک عمل علم کے ساتہہ بہت ہوتا ہی اور
بہت عمل نادانی کے ساتہہ تہوڑا ہوتا ہی اس صورت مین چاہیئے کہ اونکو اچہی طرح
پڑہاوین کہ وہ مضمون اور معنی نیک باتون کے سمجہین اور آداب و اخلاق جسطرح
پڑہین اوسی طرح معلّمہ کی صحبت سے روزمرہ عمل مین لاوین اور باہم طلبا ایک دوسرے
پر ناظر عیب و ثواب ہین اسواسطے مدرسون مین تعلیم ہونا لڑکیون کا واسطے دور
ہونے جہالت کے عمدہ تدبیر ہی ۔

عاجز آنا مردون کا نادان عورتون کی حرکات بیتمیزی سے

اکثر ہمارے ہموطن عورتونکی نادانی اور بیوقوفی سے اس مرتبہ عاجز آئے ہین کہ زندگانی اونپر سخت ناگوار اور تلخ ہوجاتی ہی اور بڑے بڑے نقصان جانی اور مالی کے متحمل ہوتے ہین اور بمجبوری حمق اور بداخلاقی پر عورتون کے صبر کرتے ہین کہ جس سے تہوڑی ہی مدت مین اونکی بہار باغ جوانی صرصر رنج وافکار سے پامال خزان پیرانہ سالی ہوجاتی ہی اور جو کوئی نیکبخت لکھی پڑہی خوش اخلاق باتمیز بی بی کسی مرد سے بیاہی جاتی ہی وہ نہایت مسرت اور خوشی سے زندگانی اپنی بسر کرتا ہی +

ایک نقل مناسب حال لکھتا ہون کہ ایک حکیم نے سات آدمی کہ باہم برادر حقیقی تھے دیکھا تو سب ضعیف وناتوان پائے مگر ایک بہائی جو اون مین سے عمر رسیدہ تھا مثل جوان تندرست عمر مین سب سے چھوٹا نظر آیا جب حکیم نے اوسکی حقیقت دریافت کی تو وہ حکیم کو اپنے ہمراہ گہر لیگیا اور اپنی بی بی کو پاس بلاکر کئی کامون کی فرمایش کہ جسکی تفصیل بخیال طوالت نہین لکھی جاتی کی اوس نیکبخت نے سب کو بکشادہ پیشانی وعجلت تمام انجام کردیا اوسوقت اوسنے حکیم سے کہا کہ میری جوانی بمقابلہ چھوٹے بہائیون کے صرف بسبب اطاعت اور فرمانبرداری اور دلجوئی اور دلداری اس بی بی کی قائم ہی +

بیان عورت کے گناہ کا زیادہ سخت ہونا بمقابلہ مرد کے پوتھی راج نیت سے

پوتھی راج نیت اور نیز دھرم شاستر کی کتاب مین صاف لکھا ہی کہ اگر مرد سے کچھ گناہ سرزد ہو تو وہ دنیا مین ہی پاک ہو کر لائق بیکنٹھ کے ہو جاتا ہی اور عورت سے اگر پاپ ہو جیسے غیر مرد کے پاس جانا اور کچھ گناہ ہوتا ہی تو وہ دنیا مین ذی عصمت نہین کہلائی جاتی نردوش ہو کر لائق پوجا دینے دیوتا کے نہین رہتی اور کلنک اوسکا دور نہین ہوتا کتاب بیتال پچیسی مین ایک قصہ سکیا دختر ساہوکار کا کہ بخیال طوالت کے مجملاً لکھا جاتا ہی لکھا ہی ایک عورت نے اپنے شوہر پر اتہام سخت لگایا وہ مرد بموجب احکام دھرم شاستر کے عبادت سے نردوش ہو کر بیکنٹھ کا مستحق ہو گیا اور وہ عورت کہ جسنے تہمت اپنے شوہر پر لگائی تھی کلنک اور پاپ سے نردوش نہو سکی اور لائق دیوتاؤن کے پوجنے کے نرہی *

سداشب کا حکم واسطے بدیا سیکھنے عورتون کے

سداشب سری مہادیو جیو نے گورا پاربتی سے جو اونکی بی بی ہین کہا کہ عورتون کے واسطے بدیا حاصل کرنے سے بہتر کوئی اور پوجا اور عبادت نہین ہی علم کے سبب سے لائق بندگی ایشر کے ہو جاتی ہی اور کلنکون سے نردوش

ہوتی ہی اور عصمت پاکدامنی برقرار رہتی ہی کوئی فریبی دغاباز اوسکو اپنے دام تزویر مین نہین لاتا جیسا کہ اکثر بیوقوف عورات کو بدوضع بہکالیجاتے ہین اس سے وہ محفوظ رہتی ہین +

پوتھی بھگت مال سے حاصل کرنا بدیا کا گیان کیواسطے ثابت ہی

پوتھی بھگت مال نشٹھا دوسرے دھرم پرچارک مین لکھا ہی کہ ایشر اور جیو اور سنسار اور سرگ اور نرگ اور بھگتی اور گیان اور بیراگ کا جاننا منحصر اوپر بدیا یعنی علم کے ہی جبسے چارون برن یعنی برہمن چہتری بیس شودر مین سے شاستر کا پڑہنا موقوف ہوگیا تب سے سب دہرمون کا ناس ہوگیا اگلے راجا لوا ایسے رواج دہندہ بدیا کے تھے کہ اپنے اپنے عہد دولت مین پاٹسالا یعنی مدرسے جاری رکھتے تھے اور جو اطفال کہ پڑہنے لکھنے مین سستی کرتے تھے وہ جبتک پڑہ لکھہ نہ لیتے تھے پابجولان رکھے جاتے تھے نیچ ذات تک امور مذہبی سے واقف ہوتے تھے اب لازم ہوا کہ شاستر کے پڑہنے پڑہانے مین حتی المقدور مدد دیجیئے اور جو سنسکرت نہ پڑہ سکین تو بھاکا اردو ہندی فارسی یا جو علم رائج الوقت ہو پڑہایا جاسے دوہرہ لکھن سکھے تو ہت کرے نیچ اونچ نرموہ + اکدن دہن کی راس پہ مین بیٹھارون توہ

लिखन कहे तु हित करे नीच ऊंच निरमोह ॥

इक दिन धन की रास पे मैं बैठारों तोह ॥

بیان شرافت انسان کا بسبب علم کے اور فرق حیوان سے

انسان کو حق تعالیٰ نے بنسبت اور مخلوق کے شرافت بخشی ہی اور لقب انسان
ضعیف البنیان کا اشرف المخلوقات فرمایا اور تمغہ علم سے جوہر انسانیت اور کمال آدمیت
کا عطا فرمایا اب یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ہر ایک مخلوق جاندار ذی روح کو حیوان کہتے ہین
اور انسان اور دیگر مخلوق مین فرق یہہ ہی کہ اور حیوان مطلق ہین اور انسان حیوان ناطق
کہا جاتا ہی اور جب زیور علم سے یہہ آراستگی پاتا ہی اور اخلاق اسکے درست ہو جاتے
ہین اوسوقت بیشک یہہ اشرف المخلوقات زینت موجودات ہی اور جو جاہل بیعلم ہی تو مثل
بہائم جیسے اور حیوانات ہین ویسی ہی اسکو بھی تصور کرنا چاہیئے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے
قرآن مجید مین نوین سیپارہ بائیسوین رکوع سورۂ اعراف مین ارشاد فرمایا ہی أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ
بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ یعنی وہ لوگ مثل بہائم کے ہین بلکہ زیادہ بہائم سے
گمراہ وہ لوگ بیعلم ہین سچ ہی بقول سعدی **مصرعہ** کہ بے علم نتوان خدارا شناخت +
اور صفات انسان کامل عرفان خالق محبت خوش اخلاقی ادب بخشش تواضع حق رسانی
عیب پوشی ہی اگر غور سے دیکھیئے تو عورتین بالکل ان باتون سے مبرا ہین بلکہ برعکس
اسکے خدا فراموشی ناعاقبت اندیشی ناشکری بدخلقی بخل کینہ حسد زود رنجی دل آزاری
عیب جوئی نفاق ناحق کوشی فضول خرچی انمین موجود ہی جس گھر مین دو تین عورتین
ہوتی ہین تو بسبب اپنی بداخلاقی کے بجز تکرار اور رنج وفساد کے چین سے نہین رہتین

اور ایک دوسرے کی عیب جو ایذا رسان اور دل آزار رہتی ہین بلکہ بعضے گہرون مین
درمیان مان بیٹیون کے بے لطفی بداخلاقی ہر دم کی کاوش رہتی ہی بقول حافظ
مصرعہ دختران را ہمہ جنگست و جدل با مادر + اور جہان دو تین عورتین کسی تقریب
شادی وغیرہ مین جمع ہوجاتی ہین تو عجیب فحش اور شور و غل جہگڑے بکہیڑے
گلہ شکوہ جنگ جدل برپا کرتی ہین برخلاف مردون کے اگر سیکڑون ایک جلسے
مین جمع ہوجائین تو بجز اخلاق اور تواضع کے حرف شکایت بان پر نہین لاتے
اور اکثر مقام پر دیکہا جاتا ہی کہ بسبب بداخلاقی عورتون کے بہائی بہائیون مین اور باپ
بیٹون مین دشمنی جانی ہوجاتی ہی اور ذرا ذراسی باتون پر اتنا رنج و ملال ہوجاتا ہی کہ مدۃ العمر
صفائی اوسکی محال ہوجاتی ہی اب انصاف سے جواب دیجیے کہ عورتین جہالت اور
بداخلاقی سے موصوف ہین یا نہین اگر انکو لڑکپن سے نیک صحبت ہو اور پڑہی لکہی
ہون تو برائی بہلائی پہچانین اور نیک اخلاق ہوجائین لڑکیون کو لکہانا پڑہانا نیک
باتین سکہانا عین مصلحت ہی +

بیان عورتونکی ناقص العقلی کا بوجہہ بے علمی کے

یہہ بات زبان زد خلائق ہی کہ عورات ناقص العقل ہوتی ہین مگر وجہہ تسمیہ اسکی مفصل
دریافت نہین ہوتی عورتین کیا بنی آدم نہین یا اربعہ عناصر سے مرکب نہین یا حواس
خمسہ انکے درست نہین یا اعضاے رئیسہ یعنی دل و دماغ و جگر کہ جو محل روح حیوانی و
نفسانی و مبدا ہے عقل و ہوش ہی صانع قدرت نے عورتون کو عطا نہین کیے

تھوتی تو فہمایش سے کیا اثر ہوتا **ششم لیلاوتی** رانی راجہ بھوج فرمانروائے ملک اُجین کی بڑی زیرک اور فاضلہ تھی اور صاحب تصنیف تھی چنانچہ اوسنے چند کتابین نظم و نثر کی زبان سنسکرت اور بھاشا مین تصنیف کی ہین چنانچہ ایک کتاب لیلاوتی اوسکے نام سے ابتک مشہور ہی اوسکا علم اور قابلیت دریافت کرنے کو صرف وہی کتاب کافی ہی اور اوسنے بعہد دولت راجہ بھوج شوہر اپنے کے بڑے بڑے پنڈتون بید انتیون سے بحث اور مناظرہ کیا تہا اور واسطے ترویج علم اور مدارس نسوان کے بیوستہ طلب کیا تہا چنانچہ سب پنڈتون نے لکھہ دیا کہ جسں راجا کے راج مین ترویج علم اچھی طرح سے نہو اور عورت اور مرد پڑہائے لکھائے نہ جاوین بلاشک اوس راجا کی دوش اور الزام ہی کسواسطے کہ ہر ایک باپ کی جبر تعلیمی ہی غرضکہ راجہ بھوج نے نہایت خوشی اور آرزو کے ساتھہ بمصارف زر خطیر اپنے ممالک محروسہ اُجین مین جسں طرح اب عہد معدلت مہد ہماری شہنشاہ گردون وقار جناب ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریا کشور کشائے ممالک انگلستان وہندوستان دام اللہ ملکہا مین واسطے ترویج علم اور دفع جہالت جملہ رعایا و برایا ذکور و اناث باشندگان ہندوستان کے تمامی ممالک محروسہ بصرف خزائن بیشمار اہالی دولت عمدہ عمدہ تدبیرین فرما رہی ہین مدارس تعلیم نسوان جاری کرائے اور صدہا ہزارہا لڑکیون نے علم حاصل کیا اور لیلاوتی رانی باجرائے اس کار خیر نیکنامی دارین حاصل کی اور دیکھنے سے تاریخ بھوج پربند کے مفصل حال دریافت ہو سکتا ہی **ہفتم پدماوتی** بیٹی راجا جےپال والی سمدرسکھر کی تھی

کہ جو ہندوستان کے راجاؤن مین بڑا ممتاز تھا خوب پڑھی لکھی تھی داستان
اوسکی تاریخ پرتھی راج راسا مین جسے چندبردائی نامی شاعر نے سمت ۱۱۴۹ مین
لکھا تھا یون مذکور ہی کہ اتفاقاً توتا راجا پرتھی راج فرمانروائے ہندوستان کا دہلی سے
اوڑتا ہوا ایک سمدرسکھر مین وارد ہوکر پدماوتی کے باغ مین پونہچا اور بعد اظہار حال
اور گفتگوئے بسیار پدماوتی نے خط اپنے ہاتھہ سے لکھکر اوس توتے کو دیکر
رخصت کیا چنانچہ ایک فقرہ اوس خط کا یہہ ہی

جم رکمن کنہی بری ھم بری ای دلی کے کھنبہ ؛ معنی اسکے یہہ ہین

जिमरुकमिन कनही बरी हम बरिये दिल्ली के खम

یعنی جس طرح سے سری کرشن جیو نے رکمنی جیو کے ساتھہ اپنی شادی کی تھی
اوسی طرح مجھکو تو بیاہ کر لیجا ای دلی کے راجا مفصل اس قصے کا دیکھنے
تواریخ پرتھی راج راسا سے معلوم ہو سکتا ہی اگر پدماوتی پڑھی لکھی نہوتی
تو کیونکر خط لکھتی پوتھی الکھ سمدرسکھہ ہیمی پدماوتی مین مفصل لکھا ہی ہشتم
ساوتری زن صالحہ جو برہما کی دعا سے ایک راجا کے گھر پیدا ہوئی تھی اور
ستواومست سین راجا کے فرزند سے جسکی عمر کا فقط ایک برس باقی رہ گیا تھا
بیاہی گئی تھی اگرچہ والدین پر بدریافت عمر دولہہ کے کہ ایک سال باقی تھا ناگوار ہوا
مگر ساوتری نے کہا کہ ایک پیغام مجھکو بیاہ کا آچکا ہی میرا شوہر ہو اب دوسرے
شخص کا نام واسطے اپنی شادی کے نسنونگی غرضکہ شادی ساوتری کی ساتھہ

فرزند راجا دمت سین کے ہوگئی تب ساوتری نے اپنی بدیا سے بڑے بڑے عمدہ
عمل کیئے اور بروز معہود اجل نہایت ہوشیاری سے اپنے شوہر کو ہمراہ لیکر جنگل کو
چلی گئی اور نہایت دانائی سے جان اپنے شوہر کی پنجہ قضا سے بچائی اور صاحب
تاج و تخت ہوئی ایسے کار نمایان بغیر علم کے انسان سے ہونے دشوار ہین یہ پوتھی
مہابہارت کے ارن پرب مین مفصل حال لکھا ہی **نہم دروپدی**
علم بیدانت شاستر مین بے مثل زمانہ تھی جبکہ چندر نے سوال اپنی شادی کا دروپدی
کے پاس بھیجا تو دروپدی نے اپنی خوش تقریری سے چندر کو خوب منفعل کیا اور
جس وقت سسرمان نے دروپدی کے بیٹون کو قتل کیا تو پانڈون نے چاہا
کہ قصاص اوسکے خون کا سسرمان اور اوسکے ہمراہیون سے لین تو اوس وقت
دروپدی نے ویدانت کی اچھی اچھی باتین پنڈون کو فہمایش کین اور کہا کہ دنیا محض
ناپایدار خواب کا عالم ہی موت و حیات یکسان ہین روح پر کسی طرح کا زوال نہین آتا آخر
ایک روز ہر کسی کی روح جسم سے علیحدہ ہو جانے والی ہی اگر غور کرو تو میرے
بیٹون کو ایسا نقصان نہین پونہچا میرے نزدیک روح قائم ہی مفصل حال اسکا
پوتھی **مہابرت** اور پوتھی **بہگت مال** مین موجود ہی **دہم چندسکھی** بڑی
پارسا صاحب علم بہگوت بہگتی مشہور زمانہ تھی کہ اکثر اوسکی تصنیفات کے پد معبدون
اور مندرون مین گائے جاتے ہین اور ہر پد مین اپنا تخلص لکھا ہی پوتھی
بہگت مال اور دیگر تواریخ مین مفصل حال اس عورت کے علم اور پارسائی کا

لکھا ہی **یازدھم کومتی جیو** یہہ عورت بڑی ذی علم اور عاقلہ اور
پارسا علم و فضل مین یکتاے روزگار تھی بسبب بدیا کے اوسنے گیان حاصل کیا اور
بھگوت بھگتی ہوئی اور عجیب عجیب حالات پر کمالات اس عورت سے ظہور مین آئے
بلاشک علم ایک ایسی عمدہ کرامت ہی کہ اسکی برکت سے انسان سب طرح کے کمال
حاصل کر سکتا ہی **دوازدھم میران بائی جیو** دختر راجہ میرٹھہ جو
راجا چتور کے فرزند کو بیاہی گئی بڑی صاحب علم عاقلہ فاضلہ فن شاعری مین
یکتاے روزگار تھی بہت پد اوسکی تصنیفات کے مندرون اور ٹھاکر دوارون مین
پوجا کے وقت گائے جاتے ہین عجیب کلام دردآمیز سرور انگیز ہی بسبب کمال علم
ایسا گیان حاصل کیا کہ گردھرلال کی محبت مین ترک تعلقات ظاہری کرکے چتور سے دوارکا
کی سکونت اختیار کی اور عالم از خود فراموشی کا حاصل کرکے محو ہو گئی یہہ بائی
عہد اکبر شاہ بادشاہ مین موجود تھی حال مفصل اسکا پوتھی **بھگت مال** مین مرقوم ہی
ایک مصرعہ اخیر مقطع کا جو اونکی تصنیف سے ہی لکھا جاتا ہی واسطے دریافت علم اور قابلیت کے کافی ہی
مصرعہ میران کے پربھو گردھر ناگر گل بچھڑن نہین کیجے ۔

मीरां के प्रभु गिरधर नागर गल बिछुरन नहीं कीजे ॥

سیزدھم ایک عورت کہاری کتاب **شنکر سامی** مین یہہ حکایت
لکھی ہی کہ سمت ۵۶۰ مین ایک کہاری سے جو کنوئین پر پانی بھرتی تھی **شنکر سوامی**
نے پوچھا کہ **مندن مشر** کا گھر کہان ہی اوس وقت اوس کہاری نے یہہ اشلوک

تصنیف کیا واہ اوس وقت مین کہاریان بہی ایسی ایسی علمیت اور لیاقت رکہتی تہین

सुथ परमारीं पिरथ परमारीं सुष अंगना चतुर बिचार

اشلوک ستہ پرمارن پرتہہ پرمارن سکہ انگنا چتر بچار یعنی جس جگہہ توتا اور مینا پڑہتی ہین فقط یہہ معنی ہین اسکے +

فصل تیسری خواندہ ہونا عورات اہل اسلام کا کتب تواریخ و قرآن اور احادیث سے ثابت ہی

بہت مسلمان ایسے ہین کہ لڑکیون کا پڑہانا معیوب جانتے ہین اور بعض لوگ ایسا بہی فرماتے ہین کہ لڑکیون کے پڑہانے کا کہین قرآن و حدیث مین ذکر نہین آیا سبحان اللہ کیا خوب بات ہی کہ ہم تو عورتون کی حمق اور جہالت کے شاکی تہے یہان مردون کا یہہ حال ہی کس کس کی جہالت کا جواب دیا جاوے بقول میر دل کو روؤن یا جگر کو میر + مجھکو دونون سے آشنائی تہی + بہرصورت بندگان خدا کو نفع اور ضرر سے آگاہ کرنا موجب سعادت دوجہان اور باعث خوشنودی اپنی گورنمنٹ کا سمجھکر بمصداق اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ لکہتاہون کہ جتنے پیغمبر مرسل حضرت آدم سے لیکر حضرت پیغمبر آخرالزمان تک سبکی امتون پر خدا تعالی نے حاصل کرنا علم کا جسکے بغیر وحدانیت خدا اور رسالت رسول کی نسان دریافت نہین کرسکتا فرض عین کیا اور جبتک توحید نہ جانیگا مسلمان نہوگا خدا کو کیونکر پہچانیگا سب عورت و مرد پر یہہ حکم برابر ہی معلوم ہوا کہ حق تعالی نے انسان کو عزت بسبب جاننے توحید کے عطا کی چنانچہ

زبور مین جو حضرت داود کو عنایت ہوئی فرمایا کہ ای بنی آدم ہمنے بنایا سب کچھہ
واسطے تیرے اور بنایا تجھکو واسطے اپنے صاف مطلب یہہ ہی کہ انسان علم حاصل
کرے اور خدا کو پہچانے اور دنیا کی چیزون سے متمتع ہو حاصل کلام انسان
کی فضیلت بسبب حاصل کرنے علم کے ہی جیسا کہ قرآن مجید مین خداے تعالی
فرماتا ہی پارہ اٹہائیس ۲۹ سورہ مجادلہ کے دوسرے رکوع مین یا ایہا الذین امنوا
اذا قیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا یفسح اللہ لکم واذا قیل انشزوا فانشزوا
یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات بما تعملون خبیر
ترجمہ ای ایمان والو جب تمکو کہے کہ کھل بیٹھو مجلسون مین تو کھل جاو اللہ کشادگی دے
تمکو اور جب کہے اوٹھہ کھڑے ہو تو اوٹھہ کھڑے ہو اللہ اونچا کرے ایمان والونکو
تم مین سے اور جنکو علم دیا گیا ہی بڑے درجے اور اللہ جو کرتے ہو خبردار ہی اور
حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فرمایا حضرت نے طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم
ومسلمۃ یعنی طلب کرنا علم کا فرض ہی اوپر سب مسلمان مردون و عورتون کے
اور یہہ بھی فرمایا آنحضرت نے اطلبوا العلم ولو کان بالصین یعنی ای لوگون
تم علم سیکھو اگرچہ چین مین ہو اس جگہہ چین سے مراد ہی ملک بعید المسافت اور
شیخ سعدی نے پندنامہ مین لکھا ہی ابیات بنی آدم از علم یابد کمال ÷ نہ از
حشمت وجاہ ومال ومنال ÷ چو شمع از پئے علم باید گداخت ÷ کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
طلب کردن علم شد بر تو فرض ÷ دگر واجبست از پیش قطع ارض ÷ اور مولانا نے

19467

روم لکھتے ہین ؎ خاتم ملک سلیمانست علم + جملہ عالم صورت و جانست علم +
آدم خاکی ز حق آموخت علم + تا بہفتم آسمان افروخت علم + جمیع علماے سیر کا
اتفاق ہی کہ تمامی ارواح اور بنات جملہ انبیا علیہ السلام مین جو بزرگی اور توقیر
جناب سیدۃ النسا حضرت ام المومنین بی بی فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہی وہ کسی اور بی بی کو نہین جاے غور ہی کہ وہ بی بی زکیہ عالمہ فاضلہ تہین چنانچہ
واسطے دور ہونے وہم اس اون صاحبون کے جو لکہنا پڑہنا لڑکیون کا خلاف
مذہب جانتے ہین لکہا جاتا ہی اول حضرت بی بی **فاطمہ زہرا** سیدۃ النسا بنت
رسول اللہ زوجہ حضرت علی مرتضی پڑہی لکہی ہی فاضلہ تہین چنانچہ بعد وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنے پدر بزرگوار کے اسقدر غمگین و ملول خاطر ہوئین کہ جب تک
زندہ رہین رویا کین الٰہی اسی حالت مین ایک مرثیہ ستر شعر کا تصنیف فرمایا چنانچہ کچہہ شعر
اوسکے کتاب شرح ملا مین جو کافیہ کی شرح ہی لکہے ہین دو شعر واسطے تصدیق بیان کے
لکہے جاتے ہین **شعر** صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن
لیالیا + ٹوٹ پڑین مجہپر وہ مصیبتین کہ اگر وہ دنون پر ٹوٹ پڑتین تو راتین ہو جاتے
وہ دن ؎ سہل علی من یشم تربۃ احمد + الا یشم مدی الزمان غوالیا
سہل ہی اوسپر جو سونگہے مٹی قبر مبارک احمد کو یہہ کہ نہ سونگہے مدتون خوشبو کو اب غور
کرنا چاہیے کہ جب تک کمال علم کا اور واقفیت قواعد تقطیع شعر اور عروض و قافیہ کی نہین
ہوتی شعر کہنا نہایت دشوار ہوتا ہی بلکہ غیر ممکن ہی چہ جاے ایسے شعر آبدار مسلمان لڑکیون

کی تعلیم کے واسطے فقط یہی نظیر کافی ہو سکتی ہے دوم اُمّ المومنین بی بی حضرت
عائشہ صدیقہ زوجہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دختر حضرت ابی بکر صدیقؓ پڑھی
لکھی عالمہ فاضلہ تھین ہزارون حدیثون کی اون سے روایت ہے لوگ اوس وقت کے اکثر
حضرت ام المومنین سے آکر صحت احادیث کرتے تھے چنانچہ اونہون نے کچھہ
اشعار قصیدہ کے حضرت کی تعریف اور منقبت مین تصنیف کئے ہین کیفیت اوسکی
مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے کتاب **سوالکتب** کہ جو اونکی تصنیف
سے زبان عربی مین ہے لکھی ہے اوسکا ترجمہ تالیف غوث مین موجود ہے منجملہ اوسکے
دو شعر اوسکے لکھے جاتے ہین **شعر** ولو سمعوا فی مصر اوصاف خدہ
لما بذلوا فی سوم یوسف من نقدی * لوا می زلیخا لو راین جبینہ *
لآثرن بالقطع القلوب علی الایدی **سوم** اُمّ المومنین بی بی حضرت
خدیجۃ الکبریٰ زوجہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھی لکھی عالمہ فاضلہ یکتائے
عصر تھین کتاب **توریت** مین حال حضرت رسول اللہ کا جب خود بصفات متذکرہ
کتاب مذکور لکھا دیکھا تو حضرت پر ایمان لائین اور حضرت کے نکاح مین آئین بڑی امیرہ
مالدار تاجرہ تھین دولت سب اپنی فی سبیل اللہ حضرت کے ساتھہ نکاح کی خوشی مین
تقسیم کردی **چہارم** بی بی آسیہ زوجہ فرعون پڑھی لکھی عالمہ فاضلہ تھین جنھون نے
حال پیغمبری حضرت موسیٰ کا از روے علم کتاب کے دریافت کیا اور حضرت موسیٰ
کو پرورش کیا اور انواع و اقسام کفالت اور حمایت حضرت موسیٰ کی فرعون سے

که دشمن جانی موسیٰ کا تھا کرتی رہین کتب تواریخ مین یہہ حال مفصل مرقوم ہی جسکو
منظور ہو دیکھہ لے **پنجم** زبیدہ خاتون کسی ایک خلیفۂ عباسیہ کی تھین خوب لکھی پڑہی عالمہ فاضلہ
تھین چنانچہ ایک قصہ عجیب و غریب جوانکے عہد دولت مین ہوا خلاصہ اوسکا یہہ ہی
کہ ایک شخص نے جھوٹا دعوی اپنے عاشق ہونیکا نسبت بی بی زبیدہ کے کیا جب
زبیدہ خاتون نے اوسکو لالچ زر نقد کا دیا اور کہا کہ یہہ دینار و درم مجھسے لے اور اپنے
دعوی عشق سے باز آ تب وہ عاشق کاذب مال و زر پر نظر کرکے دعوی عشق سے
درگذرا اوس وقت خاتون نے بجرم دعوی خلاف اوس کاذب کی نسبت حکم قتل کا دیا تھا
کتاب اخبار الاخیار اور **سلک السلوک** مین مفصل لکھا ہی واسطے دریافت
استعداد علمیت زبیدہ کے یہہ نقل کافی ہی جو صاحب چاہین دیکھہ لین **ششم**
رضیہ سلطان بیگم دختر بادشاہ شمس الدین التمش نہایت دانشمند اور ہوشیار پڑہی لکھی ایسی
لائقہ اور زیرک تھی کہ بعد وفات شمس الدین التمش کے رکن الدین فیروز شاہ اوسکا
بیٹا تخت نشین ہندوستان ہوا اور جب کام سلطنت کا اوس سے انجام نہو سکا تب
بعد عرصے سات مہینے کے تمامی خیرخواہان ارکین سلطنت نے رکن الدین کو
تخت پر سے اوتار کر اوسکی بہن رضیہ سلطان بیگم کو تخت نشین کیا اور اس عورت نے
خوب عدل و انصاف سے چار سال تک یعنی سنہ ۱۲۳۶ع لغایت سنہ ۱۲۳۹ع تک داد
سلطنت دی خود تخت پر جلوس کرتی اور ہر مظلوم اور مستغیث کی فریاد سنتی اور اپنی
عدالت سے کسی ادنی غریب پر ظلم کسی ظالم کا نہونے دیتی کہ جسکی سلطنت اور حکومت

آج تک یادگار زمانہ ہی اگر یہہ عورت باعلم نہوتی تو اہالی سلطنت کیون اپنا بادشاہ
بناتے **ہفتم** بی بی فاطمہ سام بڑی صالحہ اور فاضلہ اولیاے روزگار سے
تہین حال اونکی علمیت اور ولایت اور قابلیت کا ملفوظات سلطان المشائخ حضرت
نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ مین مفصل لکہا ہی بابا فرید الدین گنجشکر نے اونکو مرد بصورت
عورت فرمایا ہی چنانچہ ایک شعر اونکا واسطے صداقت بیان کے جو کتاب اخبار الاخیار
مین دیکہا لکہا جاتا ہی یہی واسطے دریافت استعداد کے کافی ہی **فرد**
ہم عشق طلب کنی وہم جان خواہی + ہر دو طلبی ولی میسر نشود **ہشتم** بی بی نجم النسا
تخلص عصمت یہہ عورت زمانہ بابر بادشاہ مین موجود تہین بی بی نہایت ذی استعداد
عربی فارسی مین اور فن شاعری مین خوب استعداد رکہتی تہین چنانچہ ایک مطلع اونکا
بطور نمونہ کے یہان لکہتا ہون **مطلع** کنون کہ باد صبا مشکبار میگذرد + دریغ
عمر کہ بے وصل یار میگذرد + **نہم** نورجہان بیگم زوجہ ابو المظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ یہہ
بہی بڑی ذی استعداد عورت تہی مفصل حال انکی علمیت اور قابلیت کا تاریخ جہانگیری اور کتاب
جہار گلشن مین لکہا ہی ایک شعر اونکی تصنیفات بدیہہ کا واسطے اظہار حال استعداد قلمبند
کیا جاتا ہی + **شعر** نورجہان گرچہ بشکل زنست + در صف مردان زن شیر افگن است +
دہم زیب النسا تخلص مخفی دختر ابو المظفر محی الدین عالمگیر شاہ بہی عالمہ فاضلہ اور صاحب
دیوان فارسی تہی چند اشعار اونکے یہان لکہے جاتے ہین **اشعار** بوسہ بر لعل مخطط
زدہ ام + مہر خاتمہ خط زدہ ام + غنچہ تا از نو بسیم **مخفی** + خامہ را بار دگر قط زدہ ام

ولہ جنونم میزند بر سر وطن ویرانہ میخواہم ÷ ازین ناحق شناسان خویش را بیگانہ میسازم ÷
ای صاحبو اس جگہہ مقام غور ہی کہ عالمگیر سا پادشاہ متشرع کہ جسنے اپنے عہد دولت مین
فتاوے عالمگیری کہ مستند جمہور علماے ہند و ولایت ہی باہم بحث اور مناظرہ کرا کے
مرتب کرائی اگر تعلیم نسوان شرعًا یا رواجًا کسی طرح نادرست ہوتی تو ایسا پادشاہ متقی اپنی
دختر کو نہ پڑہواتا یازدہم بی بی اولیا یہہ بی بی عالمہ فاضلہ عہد سلطان محمد تغلق شاہ
پادشاہ مین موجود تہین اور پادشاہ بڑا معتقد اونکے فضل و کمال کا تہا کتاب اخبار الاخیار
سے ثابت ہی اور علاوہ اسکے اور بہت عورتین جیسا کہ والدہ حضرت بابا فرید الدین
اور بی بی زلیخا والدہ حضرت نظام الدین پڑہی لکہی تہین بسبب خیال طوالت کتاب کے
حال اونکا نہین لکہا گیا ÷

فصل چوتہی در بیان اسکے کہ ترویج تعلیم نسوان کے لیئے کیا کیا تدبیرین کرنا چاہئین

آب جاننا چاہیئے کہ ملک ہندوستان مین واسطے ترقی ترویج تعلیم نسوان کے
کون کون سی تدبیرین اور کیا کیا تجویزین بہتر اور مناسب ہین کہ جنکے وسیلے سے
تحریص و ترغیب مکاتب نسوان عمل مین لائی جاوے **دفعہ اول** تحریک و ترغیب
تعلیم نسوان اسطور پر چاہیئے کہ ہر ایک شہر اور قصبے مین ہر محلے کے ممتاز لوگ میر محلہ
مثل چودہری زمیندار رئیس عزندار اپنی اپنی قوم کے سرگروہ اشراف پڑہے لکہے

مُسن یعنی جو لوگ معزز اور معقول عمر رسیدہ ہون دو دو خواہ تین تین یا زیادہ بطور پنچ کے واسطے تحریک و ترغیب کے ممبر مکاتب نسوان کے ہر محلے مین تجویز کیے جاوین **دفعہ دوسری** ہر مہینے مین جملہ ممبران محلہ ہاے شہر و قصبہ کسی خاص جگہہ پر جہان جلسہ خاص و عام ہو جمع ہو کر مجلس مقرر کرین اور نیز گاہے گاہے حکام عہدہ دار بھی رونق بخش اوس جلسے کے ہوا کرین اور ممبران تحریک مکاتب نسوان حال اپنی کوشش و ترغیب کا ظاہر کیا کرین اور حکام کی جانب سے واسطے فراہمی ایک مقدار طلبہ کے وعدہ خوشنودی اور سرفرازی کا ممبرون سے علی قدر مراتب ہوا کرے خواہ بعنایت فرمائی انعام یا عطاے پروانجات نیکنامی کہ جس سے ترقی طلبہ و فراخی حوصلہ ممبران دربارہ کوشش ترقی مکاتب روز بروز ظہور مین آوے **دفعہ تیسری** صاحبان ممبر جو ہر ایک محلے مین تجویز کیے جاوین اونکو چاہیے کہ اپنے اپنے محلون مین روبرو ہر خاص و عام ساکنان محلہ ایک روز تاریخ معہود پر ہر ہفتہ خواہ دوسرے ہفتے مین خواہ ایک مہینے مین ایک جلسہ مقرر کرکے تحریص و ترغیب پڑہانے لڑکیون کی اور فوائد تعلیم اور مضرت بےعلمی کی اس طرح سے کہ ناگوار خاطر حضار نہو بکمال نرمی اور خوش اخلاقی سے بیان کیا کرین **دفعہ چوتھی** ممبران محلہ کو چاہیے کہ بتاریخ معہودہ جلسہ اپنے محلے خواہ دوسرے محلے کے باشندون کو شریک جلسہ کر لیا کرین اور اپنے ہم قوم اور باشندگان محلہ بکمال نرمی حسن و قبح تعلیم کا بطور وعظ مع کسی قدر عبارت اس کتاب کے اور

نیز ذکر خوشنودی گورنمنٹ کے درباره ترویج تعلیم نسوان بیان کیا کرین **دفعہ پانچوین**
ہر محلے مین ممبران محلہ کوئی مکان حفاظت اور پردہ کا کہ جو کسی عزتدار محلہ کے گھر
سے متصل ہو واسطے مکتب کے تجویز کرین اور وہ مکان جو واسطے مکتب کے
مقرر کیا جائے متصل شاہراہ یا گذرگاہ کے نہو اور کوئی بدوضع چالاک بدمعاش یا
کوئی ناچنے گانے والی عورت مثل طوائف وخانگی یا مشاطہ قریب مکان مکتب کے
رہتی ہو **دفعہ چھٹی** اور ممانعت ہو کہ کوئی بدوضع آدمی آواز بلند گیت یا کچھ فحش
بکتا کہ جسکی آواز مکتب مین جاوے نہ نکلے اور اگر عمداً کوئی ایسی حرکت کرے تو پولیس
سے کچھ اعانت ملا کرے اور کچھ تدارک خفیف واسطے انسداد ایسے اشخاص بدوضع
کے جاری ہو **دفعہ ساتوین** ایک مسن نیکبخت سپاہی اوسی محلے کا باشندہ
واسطے نگہبانی مکتب کے مقرر رہے اور ایک نیکبخت بوڑھیا اشراف کہ جو باہر نکلتی ہو
واسطے لانے اور پہونچانے لڑکیون اور خبرگیری ضروری مثل پانی پلانے وغیرہ کے
مقرر ہو **دفعہ آٹھوین** اور وہ کتابین کہ جنکا مضمون آداب و اخلاق اور خوبی علم اور
مذمت جہالت مین ہو اور نیز حساب سیاق ہندسہ و انتظام خانہ داری حقوق بزرگان
مین ہو اون طلبہ کو پڑھائی جاوین **دفعہ نوین** اور ایسے مضمون کی کتاب جیسے
کہ مثنوی میر حسن یا قصہ لیلی مجنون یا شیرین فرہاد ایجاد شعراے لکھنو وغیرہ ہی طلبہ کو
ہرگز نہ پڑہائی جاوے بلکہ اس قسم کی کتابین از قسم ممنوعات مدارس تصور کیجاوین **دفعہ دسوین**
اور اسقدر لحاظ نرمی اور رعایت و سلوک اور اطمینان حیا اور پردہ کا نسبت لڑکیون کے

ملحوظ رہنے کہ کسی طرح کا خطرہ اونکی حرمت مین نہ آنے پاوے کہ جو موجب ناخوشی والدین طالبات ہو۔ **دفعہ گیارہوین** واسطے تعلیم کے اگر بڑی مسن عورات دستیاب ہون تو نہایت مناسب ہی تاکہ بصورت ضرورت وہ روبرو ممبران مکاتب یا کسی اہلکار وغیرہ کے آسکے اگر مسن معلمہ میسر نہو تو جوان نیکبخت عورت کا ہونا چاہیے اگر مسن مرد معلم ہون تو بھی مضائقہ نہین **دفعہ بارہوین** بعضی لڑکیان زیادہ عمر کی جو داخل مدرسہ ہون اور بسبب پردے کے باہر نہ نکلتی ہون تو ممبران مکتب کچھہ تجویز سواری ڈولی وغیرہ کی جو مناسب وقت سمجھین واسطے لیجانے اور لے آنیکے کردین **دفعہ تیرہوین** جو لڑکیان محتاجون کی لاوارث داخل مکتب ہون اونکے واسطے اسقدر وظیفہ تجویز ہونا مناسب ہی کہ وہ لباس اور خوراک سے اطمینان حاصل کرین **دفعہ چودہوین** اور جماعت طالبہ ہر قوم و مذہب کی علیحدہ علیحدہ ہون یعنی ہندو لڑکیان علیحدہ مسلمان لڑکیان علیحدہ اور حتی المقدور معلمہ اور معلم اور چپراسی اور خادمہ کا بھی اوسی مذہب اور محلہ کا ہونا مناسب ہی تاکہ کسی طرح کا لوگ شک زوال رسم مذہب مین نہ لاوین اور جاہل معترض نہون کس لیئے کہ بسبب جہالت کے عورتین وسواس زیادہ کرتی ہین **دفعہ پندرہوین** اور دو شخص اہلکار سرکار خواہ رئیس نہایت معزز و ممتاز نیکنام و مسن منجملہ اونکے ایک قوم ہنود سے اور ایک اہل اسلام سے کہ جنکا اعتبار اور وقار خوب نزدیک عایا اور حکام کے پایا جاوے بطور افسران مکاتب نسوان کے تجویز کیے جاوین ہر دو افسر اپنی اپنی قوم و مذہب کے طلبا کا باتفاق

یا علیحدہ علیحدہ بشرط منظوری ممبران محلہ کے امتحان لڑکیون کا لیا کرین دفعہ
[۱۶] سولھوین کوئی حاکم یا اہلکار یا رئیس جوان عمر داخل مدرسہ نہون البتہ جو لڑکیان بہت
کم عمر ہون اونکو روبرو بلا کر اونکا سبق سنکر شاباش و آفرین کہنا واسطے تالیف و ترقی
شوق کے مناسب ہی دفعہ [۱۷] سترہوین اور بعد امتحان لڑکیون کے ہر مہینے
خواہ دوسرے مہینے روبرو افسران موصوف بطور انعام کچھہ لباس خواہ تمغہ خواہ کچھہ
زیور کہ جو ہندوستانی لڑکیون کو کمال مرغوب ہوتا ہی خواہ کچھہ میوہ موسم کا گورنمنٹ سے
عنایت ہوا کرے دفعہ [۱۸] اٹھارہ اور جو جو ممبران مکاتب و دیگر اشخاص و عام مکاتب
شہر اور قصبات تحریک و تحریص و ترقی مکاتب نسوان مین کوشش کرین چاہیے
کہ اسناد تحریری حکام کی جانب سے مشعر تحسین و آفرین اونکو دی جاوین کہ جس سے
اونکے حوصلے زیادہ ہون دفعہ [۱۹] اونیسوین ایسے مصارف خیر مین کہ بنیاد
ہر خیر کی ہی واسطے انصرام اور اجراے کار مکاتب جمیع جاگیرداران و متمولان علی قدر
مقدور بطور مصارف خیر بطور چندہ کچھہ کچھہ تجویز کرین اور نیز گورنمنٹ سے امداد ہونا ضرور
ہی تا کہ مصارف تنخواہ ملازمان مکاتب اور تجویز مکان مدارس و کتب و وظیفہ و انعام
طلبا و غیرہ کو مکتفی ہو دفعہ [۲۰] بیسوین جو لوگ شہر اور قصبات کے اپنے اپنے محلون
مین اور قوم مین ایسے ممتاز ہون کہ اونکی اوس محلے والے متابعت کرتے ہون تو مناسب
ہی کہ مدرسہ نسوان اونکے مکان مین تجویز ہو یہہ تدبیر واسطے تالیف قلوب عوام کے
بشرط اتفاق راے ممبران کے بہت مناسب ہوگی اس لیئے کہ اس ملک کے

لوگ اپنی عورتون اور لڑکیون کو اپنے محلے کے عزتدار کے گہر مین بھیجنا معیوب
نہین جانتے **دفعہ اکیسوین** [۲۱] جو لوگ بسبب خیرخواہی اور وفاداری گورنمنٹ
بابت ایام مفسدہ کے صاحب جایداد اور معززہین اس امر خیر مین کہ موجب کمال
خوشنودی گورنمنٹ کا ہی اپنے ہمسایہ اور قوم اور تابعدارون کی لڑکیون کو اپنے
اعتبار اور اختیار سے داخل مدرسہ کرائین کس واسطے کہ وہ لوگ خوگر خیرخواہی اور
ذائقہ چش انعام خیرخواہی ہین **دفعہ بائیسوین** [۲۲] ہر مہینے مین بعد امتحان
طلبا کا ایک نقشہ کہ جس مین کیفیت امتحان طلبا و نام و قومیت مع کارگزاری
ممبران و تعداد طلبا لکھی ہو بدستخط ممبران مکتب محلہ پاس افسران مہتمم مکاتب بھیجا جایا
کرے اور سررشتہ صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی سے احکام خوشنودی مزاج نسبت
کارگزاران ترقی طلبا جاری ہوا کرین **دفعہ تیئیسوین** [۲۳] اور انتظام ترویج مکاتب
دیہات اس صورت پر عمل مین لایا جاوے کہ جو لوگ بڑے بڑے زمیندار مالگزار
نمبردار تعلقہ دار ہین جلسون مین بلوائے جایا کرین اور حکام عالیمقام اپنی زبان
مبارک سے ذکر خوشنودی گورنمنٹ کا درباب ترویج مکاتب نسوان فرمایا کرین
دفعہ چوبیسوین [۲۴] تعلقہ دارون کو چاہیئے کہ بامید خوشنودی گورنمنٹ اپنے
دیہات زمینداری اور مالگزاری مین باتفاق کارندہ و پٹواری و مقدم و شرفا سب
رعایا کو دربارہ ترویج مکاتب نسوان تحریص و ترغیب دین اور اپنی اپنی خوشنودی
اس کار نیک کے لیے ان پر ظاہر کرین جیسا کہ واسطے ترقی چین اور تردد کے

کوشش عمل مین لاتے ہین اور رعایا قبول و منظور کرتی ہی اور رعایاے دیہات
اپنے اپنے زمیندارون کا کہا ہمیشہ قبول کرتی ہی **دفعہ پچیسوین** ۲۵ اور ہر ایک موضع
مین ایک ایک مدرسہ تعلیم نسوان کا وسط گانون مین یا یہان یا دیگر کسی عزتدار کے
مکان مین تجویز ہو **دفعہ چہبیسوین** ۲۶ اور واسطے اس تجویز کے جو بہلے آدمی معزز
دیہہ مین رہتے ہون اون مین سے دو تین شخص اور یہان پٹواری بہی شامل ہو کر
پنچ بطور ممبران محلہ ہاے شہر حسب تجویز زمیندار مقرر ہون **دفعہ ستائیسوین** ۲۷
اور جو لوگ ساکنان دیہات اپنی لڑکیون کو مدرسہ مین داخل کرین زمیندار اور پٹواری
ممنت
اور مقدم وغیرہ بہت نرمی کے ساتہہ اپنی خوشی اور رضامندی اور خوشنودی کو ر
اون پر ظاہر کرین کہ جس سے تالیف قلوب عوام اور ترقی طلبا ہو **دفعہ اٹہائیسوین** ۲۸
بعض بعض دیہات مین کوئی کوئی پنڈت یا کوئی بہلا آدمی یا ملاے خواندہ ہا کرتا ہی
زمیندار بہ تجویز ممبران مکتب دیہہ جس شخص کو اون مین سے لائق پڑہانے کے مناسب
سمجہین مدرس تجویز کرین **دفعہ انتیسوین** ۲۹ اور جس گانون مین کوئی شخص خواندہ
نہو تو چاہیے کہ یہہ کام متعلق پٹواری کے رہے کہ وہ ملازم سرکاری براے چندے
کام مکتب نسوان کا لیوے کس واسطے کہ اس کار خیر جسمین بہلائی عوام اور خوشنودی
حکام ہی پٹواریون سے کہ پڑہے لکہے ہوشیار رہتے ہین کچہہ مدد لینی دشوار نہین
اور پٹواری یہہ بہی خوب سمجہین کہ اونکی محنت حاکمونکی قدردانی سے ضائع نہوگی بجلدوے
اسکے نیکنامی پاوینگے **دفعہ تیسوین** ۳۰ پٹواری کو چاہیے کہ نگرانی مدرسہ اپنے

ذمے نہ سمجھین بلکہ دو چار مہینے کے واسطے اپنے ذمے جانین اور یہہ بھی لازم
جانین کہ جو شخص بھلا آدمی یا کوئی ہوشیار ذہین لڑکی ہو وہ معلمہ کیجاے اور جہان
ایسا ممکن نہو دیگر دیہہ و قصبہ وغیرہ سے تلاش ہوکر تجویز کیا جاوے **دفعہ اکتیسوین**
اور ہر مہینے مین ایکبار امتحان لڑکیون کا روبرو ممبران مکتب دیہہ ہوا کرے اوسوقت
کوئی میوہ یا شیرینی یا دوپٹے رنگین یا چوڑیان یا بندیا وغیرہ جو دیہات کی لڑکیون کو
ازبس مرغوب ہوتی ہین بطور انعام دی جاوین **دفعہ بتیسوین** اور ایک نقشہ
بقید تعداد طلبا و قومیت و کیفیت امتحان بقید تاریخ و ماہ و سال مع کیفیت کارگزاری
ممبران مکتب دیہہ بدستخط زمیندار و پٹواری ہر مہینے مین معرفت تحصیلدار بحضور حکام
میونسپل کمیٹی آیا کرے **دفعہ تینتیسوین** اور ممبران مکتب باتفاق راے زمیندار
دربارۂ مصارف یعنی تنخواہ مدرس کچھہ مناسب تجویز کرین اور کوئی مناسب فکر کرکے
بحضور حکام کمیٹی عرض کرین اور گورنمنٹ سے بھی دربارہ اس مصارف کے مدد فرمانا
مناسب ہی **دفعہ چونتیسوین** اور جمیع حکام انگریز بہادر حکام ہندوستانی و جملہ
اہلکاران و ملازمان ماتحت اپنے اور اپنے ملازمان نجی سے خوشنودی مزاج اپنے
کی دربارۂ ترویج تعلیم نسوان کے وقتاً فوقتاً ظاہر کیا کرین اور گاہ گاہے استفسار
اس بات کا بھی اون اشخاص سے جو خاص تابعدار خواہ ملازم ہون ضرور فرماتے رہین
کہ کس کس شخص نے تم لوگون مین سے لڑکیان واسطے تعلیم کے داخل مکاتب
کین یا کسی اپنے ہمسایہ یا ہمقوم یا ملازم تمہارے نے تمہاری کوشش اور فہمایش

سے لڑکی داخل مدرسہ کی جب کوئی اہلکار یا ملازم داخل کرنا لڑکیون کا بیان کرنے
تو وہ شخص مورد تحسین و آفرین کا فرمایا جاوے کہ واسطے تحریص و تالیف قلوب کے
فرمانا آقائے نعمت کا اپنے تابعدار سے ہر کسی کام مین تجربہ کیا گیا ہی کہ اثر تمام
رکھتا ہی **دفعہ پینتیسوین** ۳۵ راقم کتاب ہذا مدت سالہا سال سیر و سفر مین رہا اور کیفیت
حال بعض بعض جاگیرداران راجپوتانہ مثل کوٹہ و بوندی و الور و تجارا و بیکانیر
و اودیپور و جودھپور و جی پور و ٹونک وغیرہ و نیز حال رعایا اوس طرف کا بھی
بچشم خود اچھی طرح دیکھا تو رواج تعلیم نسوان تو کیا رواج تعلیم اطفال بھی وہان خوب
طرح نپایا ہماری سرکار گردون وقار نے جو تجاویز اور تدابیر واسطے بہتری اور رفاہ
باشندگان اپنی رعایا کے جاری فرمائین واسطے جملہ رعایا سے راجگان و رئیسان
کے کہ جو دلی دوستدار اور خیرخواہ اور وفادار سرکار انگلشیہ کے ہین دربارہ ترویج
اس کار خیر کے دوستانہ بذریعہ اس کتاب مفید خلائق کے مضمون سے اطلاع
فرمائی جاوے تاکہ رعایا دوستدارون کی بھی محروم نہ رہے **حدیث مین**
وارد ہی کہ نیک وہ شخص ہی جو بہت لوگون کو نفع پہنچاوے اور فائدہ علم کا
ایسا ہی کہ جس سے بہتری دنیا اور دین کی حاصل ہوتی ہی **دفعہ چھتیسوین** ۳۶ جو جو اور
تدابیر اور تجاویز دربارۂ ترویج تعلیم نسوان سنہ ۱۸۶۴ء مین صاحبان میونسپل کمیٹی ضلع بریلی
کی پیشگاہ سے جاری ہو کر اثر پذیر ہوئین ہین بعض تدابیر کا اون مین سے بھی شامل
تجویز ہذا ہونا مناسب ہی ✤

گذارش مصنّف

بخدمت جمیع باشندگان ملک ہندوستان یہہ التماس ہی یہہ سب پر روشن
ہی کہ تمامی زوال سلطنت سلاطین ماضیہ ہندوستان کا اور نکما ہونا فوج کا اور بربادی
رعایا کی صرف بسبب بیعلمی اور جہالت عورات اہل ہند کے ہوئی اور کتب تواریخ سے
ظاہر ہی کہ بنیاد تمامی شر و فساد کی بیعلمی اور نادانی ہی اور علم سے عورتون کو راحتین
اور اطمینان قلبی حاصل ہوتے ہین اور چونکہ جواز لکھنے پڑھنے عورتون کا بموجب
دہرم شاستر کے مذہب ہنود مین اور مطابق آیت اور حدیث کے مسلمانون مین
اور قواعد تجویز مکاتب نسوان کا شہر و اطراف مین بخوبی اور بتصریح تمام سب صاحبون پر
واضح ہوا تو اب انصاف اور حق شناسی اور حق کوشی مقتضی اس بات کی ہی کہ ایسے
کار خیر کے اجرا مین سب صاحب باشندگان ہندوستان ہنود و مسلمان کمر ہمت کی
چست باندہین اور ناسمجہ لوگون کو نفع علم اور ضرر بیعلمی سے آگاہ کرین اور قطع نظر
ان سب باتون کے ہر ملت و مذہب مین بدل تابعداری اور فرمانبرداری بادشاہ
وقت کی ہر ایک رعایا پر واجب ہی جیسا کہ پوتہی اجنبیت مین لکہا ہی کہ پرجا سکہہ چاہے
تو اپنے راجا کو راضی رکہے اور خداے تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہی کہ
اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَاُولِی الاَمرِ مِنکُم یعنی تابعداری کرو خدا
کی اور رسول کی اور جو تم مین سے حاکم ہو تو اب بقول شخصے ایک اور ایک گیارہ

یعنی ایک تو اس ترویج تعلیم نسوان مین دور ہونا جہالت کا اور رائج ہونا تعلیم عورات کا
جو مطابق احکام مذہبی سب رعایا کے ہی دوسرے حاصل ہونا رضامندی اور خوشنودی
اپنی شہنشاہ ملکہ معظمہ دام اللہ ملکہا و حشمتہا کا اور باعث خوشنودی تمام اہالیان دولت
خصوص جناب بندگان عالی شان نواب مستطاب معلی القاب عالم پناہ کیوان بارگاہ
موجد قواعد بہبود رفاہ فلک رفعت خورشید منزلت سکندر شوکت عدالت گستر رعیت پرور
قدرشناس اہل جوہر جناب نواب مستر ولیم میور صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک
مغربی و شمالی دام اللہ اقبالہم و اجلالہم متصور ہی تو لازم ہوا کہ بدل و جان ہندو و مسلمان
ترویج تعلیم مکاتب نسوان مین حتی الوسع متوجہ ہو کر بخوبی تمام رواج دین اور جو صاحب کہ
بسبب تعلیم علم انگریزی کے اپنی اولاد کے پڑھنے لکھنے سے آگاہ ہوگئے ہین اور اونکی
اولاد جو بافضال الہی اب برسرکار باعزو وقار ہین واسطے ترویج تعلیم نسوان کے مصروف
ہو جاوین اور جن صاحبون کو بسبب وسوسہ اس باطل کے انکار رہا اور انجام کار اونکی اولاد
علم سے محروم رہے اور اونکو افسوس و حسرت حاصل ہوئے اب چاہیئے کہ واسطے
دور ہونے اوس حسرت و اندوہ کے اپنی اولاد کی تعلیم مین مصروف ہو جاوین بقول شخصے
صبح کا بہولا اگر شام کو آوے تو اوسکو بہولا نہین کہتے ہین اور جہانتک خاص و عام ساکنان
ہندوستان اس مضمون راقم پر آگاہی پاوین واسطے سمجہانے نادان لوگون کے
دریغ توجہ نفرماوین اور نادان جاہلون کی ناکارہ جاہلانہ گفتگو کا برا نمانین مضامین اس
کتاب کے جہانتک مناسب معلوم ہوئے نادان لوگون کو سناتے رہین مصداق

اَلسَّعْيُ مِنِّي وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی کوشش کرنا میری طرف سے ہی اور
اختتام کو پونہچانا اللہ تعالی کے اختیار مین ہی سلف سے یہہ قاعدہ چلا آتا ہی
کہ نیک کام کوشش اور جانفشانی سے رواج پاتے ہین اور تغافل و کم توجہی
سے مسدود ہو جاتے ہین اگر سب صاحب اس کار خیر مین ہمت عالی مصروف رکھین
تو خدا سے امید کلی ہی کہ محنت اونکی رایگان نجاویگی جاہل لوگ کب تک نہ سمجھینگے یقین
ہی کہ رفتہ رفتہ آپ سمجھ جاوینگے کوشش اور محنت کسیکی رایگان نہین جاتی ہی اور یہہ
ہدیہ مختصر مصداق برگ سبز است تحفۂ درویش ✤ گر قبول افتد زہی عز و شرف ✤ فقط

تمت